۷۸۶

الکواکب الدراریہ

مؤلفہ

حضرت علامہ محمد جانی ابن احمد قانی قادری علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب مولانا مولوی محمد باقر صاحب وقاری جائسی

زیر اہتمام

ادارہ الجامعۃ العربیہ مدار العلوم
خانقاہ عالیہ قدسیہ مکن پور شریف

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ... ... الکواکب الداریہ

مؤلفہ ... ... علامہ محمد جانی ابن احمد فانی قادری علیہ الرحمہ

مترجم ... ... مولانا محمد باقر صاحب وقاری جائسی

سن اشاعت ... ... سنہ ۱۹۸۲ء سنہ ۱۴۱۳ھ

بار اول ... ... ایکہزار ۱۰۰۰

کتابت ... ... محمد آفاق احمد نئی سڑک کانپور

مطبوعہ ... ... نوری پریس احمد گنج ۔ کانپور

قیمت ... ... دس روپے

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم سید بخت علی صاحب

مکن پور شریف ضلع کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین، الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہ المطہرین واصحابہ المکرمین وعلیٰ مدار العالمین والاولیاء الکاملین برحمتک یا ارحم الراحمین

امّا بعد ــــــــــ

میں بندۂ غفار غلام ابن غلام قطب المدار رضہ محمد باقر ابن عبد الوحید خاں جائسی وقاری یکم جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں اپنی بارہستی ے ارض قصبہ جائس پر بوجود بنا۔ آبائی وطن افغانستان اور پیشہ آبائی سپہ گری تھا۔ مغل دور حکومت میں منتقل ہو کر جائس ضلع رائے بریلی میں سکونت اختیار کی۔ قبلہ والد بزرگوار نے جائس کے ایک چھوٹے سے مکتب میں تعلیم کے لئے داخل فرمایا۔ بس مختصر تعلیم کے بعد کانپور منتقل ہو گیا۔ حالات سے مجبور ہو کر ملازمت اختیار کر لی۔ لیکن حصول علم کے لئے شب و روز بیچین تھا۔ اللہ کے فضل نے میری طرف نظر فرمائی اور الحاج علامہ حضرت مولانا سید غلام السبطین صاحب جعفری المداری مکنپوری دامت برکاتہم العالیہ کانپور تشریف لائے اور گوالٹولی میں قیام فرمایا۔ ان کی توجہ خاص اور الطاف بیکراں نے میری طلب کو دیکھا اور اپنی کریمانہ شفقتیں جاری فرمائیں۔ میرے ذہن و فکر

کو آسودگی و اطمینان عطا فرمایا، تعلیمی ارتقائی منزلیں طے کرتا رہا اور بھی شفیق اُستاد ملتے رہے بالخصوص قابل ذکر حضور مفتی اعظم کانپور حضرت علامہ رفاقت حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی خصوصی عنائتیں رہیں۔ اور قابل قدر لائق تحسین شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم العالیہ والیٔ ریاست پٹنہ۔

درس قرآن و حدیث و فقہ و اصول نے بند دروازہ کھولا۔ یعنی فکر طلب علم باطن دامن گیر ہوا۔ رہ رہ کے خیالات انگڑائیاں لے رہے تھے کہ پھر قبلہ مولانا حضرت سید غلام السبطین صاحب جعفری المداری موصوف الصدر مدظلہ العالی نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چل میں تجھے تیری منزل پر پہونچا دوں اور مجھے ساتھ لیا۔ مکنپور شریف پہونچے مخدوم ملت قطب عالم حضور سیدی ابوالوقار قدس سرہٗ العزیز کے قدموں پر لے جا کر ڈال دیا۔

سرکار محترم کی نوازش بیکراں کو کیا کہئے مجھ جیسے نا اہل و لاشعور کو قریب فرمایا اور میرے ذہن و فکر کی گتھیوں کو سلجھا دیا۔ کچھ عرصے کے بعد حکم فرمایا۔ باقر! کتاب الکواکب الدراریۃ کا ترجمہ کر۔ حکم مبارک کی تکمیل میرے لئے ایک سخت امتحان تھا۔ اول تو اپنی علمی بے بضاعتی دوسرے ملازمت کی الجھنیں، لیکن حکم شیخ ان سب پر غالب تھا۔ سوچا رہا وقت گذرتا رہا یہانتک کہ ہمارے مخدوم کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا اور اب تک اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہا۔ آخر وقت آیا۔ میرے مخدوم زادے حضرت مولانا الحاج سید ذوالفقار علی صاحب قمر جانشین ابوالوقار ظلہ علینا دائما نے اس حکم پاک کا اعادہ فرمایا۔

اور مجھ کو الکواکب الدراریۃ کے ترجمہ کیلئے اکسایا۔ میرے لئے شیخ کی موجودگی میں یہ کام کس قدر آسان تھا جو اسی قدر دشوار نظر آنے لگا۔

پھر بھی میں اپنی نسبتوں پر مطمئن تھا۔ شیخ کی توجہ ہر وقت شریک حال ہے، یہ کیسے ممکن تھا کہ حکم کی تکمیل نہ ہو پائے۔ حضور قبلہ محترم حضرت مولانا حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی مداری دامت فیوضہم کی شفقتوں نے سر پہ ہاتھ رکھا اور میں حصول سعادت میں مصروف ہو گیا۔

کتاب الکواکب الدراریۃ میں عربی زبان کے ساتھ ساتھ دوسری زبان کے بھی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ میں نے بہت آسان اردو جو رات دن بولی جاتی ہے اس میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت علامہ محمد جانی ابن احمد قاآنی رحمۃ اللہ علیہا نے کتاب کو نظم میں پیش کیا ہے۔ نظم میں بیشتر کنائے استعمال کئے جاتے ہیں جسکی تفہیم لوگوں کے ذہن و فکر میں پہونچ جاتی ہے لیکن لفظی ترجمہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کوشش کی ہے کہ مؤلف کے خیالات کی پوری پوری ترجمانی ہو جائے۔ علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جائے پیدائش وغیرہ کتاب میں خود پیش فرمائی ہے جس کا اعادہ میں یہاں غیر ضروری سمجھتا ہوں اب اس کتاب میں البتہ کچھ افادیت کے خاطر ضروری حواشی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالٰی میری اس معمولی خدمت کو ذریعہ نجات بنائے۔ اور ناظرین کتاب ہٰذا کو دنیا و آخرت کی سرخروئی عطا فرمائے۔

اُمید ہے کہ ناظرین اس فقیر کیلئے دعائے خیر فرمائیں گے۔ بحرمۃ النبی و الٰہا و بحق سید بدیع الدین واجدادہ

فقیر محمد باقر وقاری جائسی عفی عنہ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے افلاک عالم کو احاطے میں لے لیا۔ اور گردش دی افلاک کو بنی آدم کے درمیان، ہر وہ جو افلاک کے درمیان ہے سرگرداں ہے اور معبود حقیقی کو سجدہ کرتی ہے اور کوئی شے ایسی نہیں جو اپنے وعدہ کے مطابق مصروف حمد و ثناء پروردگار نہ ہو۔ اسی وقت سے جب سے عہد و پیمان لیا گیا تھا اور گواہ بنایا گیا تھا۔ لیکن انسان نے اپنے آپ کو جب بھلا دیا اور عقل و حواس پر سہو نے پردہ ڈال دیا تو پروردگار نے اپنے تقدیس معرفت کے لئے تنزیہہ و تشبیہ کو پسند فرمایا۔ اپنی اس فلک کو جس پہ گردش کرتی ہے ولایت کی چکی اور جس سے روشن ہوتا ہے۔ آفتاب ہدایت، حقیقت تو یہ ہے کہ وہی مدار الاولیاء و منار الاصفیاء کہہ کے پکارا جائے جو قطب اور مدار بنایا گیا ہے جس پہ اشیاء دورہ کرتی ہے اور وہ شہاب ثاقب ہے ان دلوں کے لئے جو پوشیدہ دشمنی رکھتے ہیں اور کھولنے والا ہے ان دروازوں کو جو سخت اور مضبوط چوبوں سے بند کر دیئے گئے ہیں، اور اسکے ملنے سے وہ دریا جاری ہو گئے جسکی سطح سے نیکیوں کے چشمے اُبل پڑے۔ علم و عرفان اور علم و رضوان کی نہریں جاری ہوئیں اور اسکے در کی خاک سرمہ بصیرت ہے۔ دھندلائی آنکھوں کیلئے

آنکھوں کے لئے اور مشکلوں کا حل ہے۔ بستیوں میں بسنے والوں کے لئے

بلند اور پاک ہے وہ ذات جو خالق کائنات ہے۔

اور بنانے والا اور پیدا کرنے والا ہے انوکھی چیزوں کا۔

اور درود و سلام بھیجتا ہے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ پر جو مالک و مختار ہیں اپنی اُمت کے اور جن سے شریعت کی زندگیاں سانسیں لیتی ہیں اور ادارہ طریقت کا جن سے قیام ہے۔ اور بہترین طرز حیات جن سے نکلی ہے۔ جنکے توسل سے دعائیں قبول ہوتی ہیں (یعنی) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے حساب رحمتیں ہوں آپ پر اور آپکی آل و اصحاب پر اور اہلسنت والجماعت پر جو

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دائرہ محبت میں آپکے ارد گرد ہیں۔

- اور ان پر جو طواف کرنے والے ہیں اللہ رب العزت کے گھر کا۔
- اور اللہ تعالےٰ راضی ہے ہمارے سردار حضرت قطب مدار سے جو سند نجات ہیں۔
- اللہ تعالےٰ اسکی خطا کو در گذر فرمائے جس نے قصائد و اشعار میں مدح سرکار کیا اور ذکر نسل پاک سادات و مہاجرین و انصار میں محو ہے۔

قصیدہ

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ ــــ علےٰ طٰہٰ رسول اللہ

ہماری تمام نیکو کاریاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضاجوئی کیلئے ہیں جو جمیع مخلوق کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کائنات کا کوئی مالک نہیں۔

سلام و رحمت ہو اسکے محبوب اعلیٰ پر اور انکی آل اطہار پر جو نرم دل و بلند مرتبہ ہیں۔

اور انکے فضل والے اصحاب پر اور زندہ شاہ مدار پر

آؤ اے اہل اللہ کے مداحو، مردان خدا کے چاہنے والو آؤ،

خدا کا فضل حاصل کرو اسکے دوست حضرت زندہ شاہ مدار سے،

اور دیکھو تو روضۂ اقدس جو مکن پور شریف میں تعمیر ہے سب سے الگ تھلگ۔ کسقدر منور ہے قبر شریف اور بیشمار آثار ہیں یہاں کے اور آپ اپنی کیفیت میں بے نظیر ہیں!

پہونچو آپ کی بارگاہِ مقدسہ میں، لوگ فتح و نصرت حاصل کرتے ہیں، اور جسمانی و روحانی بیماریوں سے صحتیاب ہوئے ہیں اور آپ کے ارد گرد حاجتمندوں کی بڑی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ جو بیساختہ پکار رہے ہیں یا مدار اللہ!

بغداد شریف میں جلوہ فرمائی

حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہ، جب بغداد شریف تشریف لے گئے تو ہمارے غوث سے جنھوں نے مردہ دین کو زندہ کیا ملاقات ہوئی اور دونوں حضرات قریب صحبت ہوئے اور دریائے محبتِ حق میں غوطہ زن ہوئے۔

اس وقت حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی کیفیت جلالی تھی اور ان کے صاحب دین یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمالی ہیں جن کا پہونچا ہوا کمال اللہ کے محبوب زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ، ہیں۔

شرق و غرب آپ کے ثنا خواں، عرب و عجم مبارکباد پیش کرتے، اور حبّ و قرب آپ کے احسان مند ہیں۔ یہ سب اللہ کے فضل سے ہے۔

معروضہ

اے محبوب رحماں، اے مرغوب انساں، جانی تو آپ کے در کا فقیر ہے۔ اے مدار اللہ جانی کی مدد آپ پر واجب ہے۔

اے محبوب پیرانِ پیر، اے وہ جو سارے فقراء کی آخری سسکتی ہوئی سانسوں کو بچا لینے والے، اے وہ جس سے رزق حبّ خبیر ملتا ہے آپ ہمیں بھی رزق عطا فرمایئے۔

افضلیت ان لوگوں کو ہے جنھوں نے روشن کر لیا آپ کے چقماقِ شوق
سے اپنے اشتیاق کو۔

یہ کس نے بھیجا ہے مدّاحوں کو جو اپنی سریلی آوازوں میں آستانہ
قطب المدار پر مدحت کر رہے ہیں۔

اے زندہ دلی آپ راحت ہیں مصیبت کی سخت گھڑیوں میں،
اور پستی اور ماندگی میں سہولت پہونچانے والے ہیں، اور سکون
بخشنے والے ہیں قیامت کی اضطرابیوں میں۔

اور نہیں ہے اللہ کے سوا کائنات کا کوئی بنانے والا اور وہی میرا مالک ہے،
سلام و رحمت ہو شفیع خلق پر اور ان کی آل و اصحاب پر۔

فصلِ اوّل

کہا فقیر جانی محمد ابن احمد قانی نے کہ جب ہم نے
شعبان المعظم کا چاند دیکھا جو بخشش و برکت کا مہینہ تھا، اس حال میں
کہ ہم گناہوں اور نافرمانیوں میں ملوث ہیں اور تشنۂ کامی بخشش سے
زبان باہر آرہی ہے اور خشیت رحمان ہمارے دل میں ذرہ برابر نہیں تو پھر
ہم نے اپنے حالِ گزشتہ پر غور کیا اور اپنے مالک کی طرف رجوع ہوئے
توحیران و پریشان ہو گئے۔ دل کی کیفیت سے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں
بس ہم نے اپنے رب کے حضور عرض و معروض شروع کی تاکہ وہ رحم فرمائے
ہماری رسوائی پر اور خطاؤں کو درگذر فرمائے۔

اور ہماری تشنگی کو رفع فرمائے، بیماری کو شفا بخشے، اور پہونچادے

ہم کو سلامتی کی شاہراہ پر اور ندامت و شرمندگی سے نکلنے کی راہ بتادے
اور بھیج دے ہمارے پاس ایسا غوث و مددگار جسکے وسیلہ سے ہم اللہ کی
مدد مانگیں، اور اسکی رسی کو مضبوط پکڑ لیں اور اسکے ذریعہ ہدایت پائیں،
اور اسکی بارگاہ عالیہ سے توسل کریں اور اپنا سلسلہ اس کی
چوکھٹ سے وابستہ کریں۔

ہمارے پاس خوشخبریوں کے ساتھ بشارت دینے والا آہی گیا اور
ایک روشن کتاب جو انکی اولاد کے انوار سے پرُ ہے۔

(بشارت دینے والا) جن کا لقب شد فضی (یعنی گھنگھرالے بالوں والے)
خاص طور سے ہمارے لیۓ ان کا آنا ایسا مسرت بخش ہے۔ کہ جس کی
خوشیاں اطرافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور مشاہدہ میں ہیں۔

اور مل گیا حاجتیں پوری ہونے کے لئے ہم کو ایک وسیلہ جسکی ہیبت سے
اولیاء اللہ باادب ہیں جس نے سیر و طیر فرمایا۔ نام نامی اسم گرامی اس کا سید
بدیع الدین اور لقب زندہ شاہ مدار، مرتبہ قطب المدار ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے لیۓ کنوئیں اسرار بنائے رکھے اور آپ کے
طفیل میں ہمارے دلوں کو روشن و پاک فرمادے، اغیار کی نحوستوں سے
اور عجائب الاستغفار کا مضمون ہم سے قبول فرمالے۔

ہم نے لبیک کہا اس بلند پایہ مبشر کو جو ناگاہ مژدہ لیکر ہمارے
لیۓ آیا۔

جو کہ ہمارے دل میں تھا، اس پر ہم نے خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔

اور جو کچھ بھی اسکی حمد و ثنا ہو سکی ۔

اللہ رب العزت رحمتِ کاملہ اور سلام تامہ نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو نوروں کے نور اور رازوں کے اصل ہیں، افلاک کے مدار اور املاک کے منار ہیں، اور سادات کے چہرے منور ہیں جن سے دنیائے عبادت میں اُجالے ہیں اور نیکو کاریوں کے چاند روشن ہیں،

درود و سلام ہو ہمیشہ اس ذاتِ عالی پر !

معاونین

شکر ہے اللہ تعالےٰ کا جس نے ہماری مدد فرمائی ظاہر و باطن میں، مدحت سیدی قطب المدار کیوجہ سے۔

اور میرے نیک بھائیوں کی سعی سے جو رہنے والے ہیں کیمض کے

جو سبز و شاداب ہے دریاؤں سے،

محمد اور بعد میں آنے والے نامور میراں اور جنگ بہادر علی اور تیسرے خوشخبری دینے والوں میں علی اکبر چوتھے احمد جو بیٹے ہیں شد مفتی قادر محی الدین البا

اور احمد میراں جو بیٹے خضر بابا کے ہیں لوگ انھیں ان کا پوتا سمجھتے ہیں اور میں انھیں بلاتا ہوں گھنگھرالے بال والے کہکر وہ شرکا رہیں جنھوں نے مجھے اکسایا۔ تالیف سیرت قطب المدار کے واسطے۔

احمد، علی، دعلیم، دصالح، جو نیکوکار ہیں۔

اللہ تبارک و تعالےٰ ان سب کو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے (آمین)

اتفاقاً یہ سب حضرات جامع عشار میں جمع ہو گئے۔

تمام عمر اللہ تبارک و تعالےٰ ان کو فلاح و نفع اور کامیابی عطا فرمائے اور فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور سختیوں سے امان میں رکھے، صدقہ میں سیّدی زندہ شاہمدار رضی اللہ عنہ کے !

ہم اُمید کرتے ہیں سرکار اپنا مجاور بنالیں۔

اے لوگو! بہترین ہیں آپکے قرب و جوار میں رہنے والے۔

اور جسکو پکارتے ہو وہ جواب دیتے ہیں اگرچہ تم شکستہ و بدحال ہو، حاضر دربار ہو اور مانگو،

جو حاضر ہیں وہ تو مانگ ہی رہے ہیں۔

اے پکار پر پہونچنے والے درود و سلام بھیجے باعظمت نبی پر اور انکی آل و اولاد پر اور اصحاب پر اور ان کی اتباع کرنے والوں پر اور خیر و بھلائی کرنے والوں پر۔

اے اللہ رحم فرما اور معاف فرما ان لوگوں کو جنھوں نے مدح کی اور اور مدح سُنی حضرت قطب مدار کی جنکے رتبے انتہائی بلند کئے تو نے۔

فصل دوّیم

محمد جالی ابن احمد قانی اپنی خطاؤں سے متعلق ہلاکتوں کو سوچتا اور گم ہوجاتا، سخت مصیبتوں کے جنگل میں پھنسا ہوا تھا۔

اُمید کرم نے دامن پسارا، عطاءِ رحمت بے نیاز نے آسرا دیا اور

ذریعہ بخشش بیکراں سے نوازا اور توفیق وارادہ عطا کیا کہ اسکے محبوب کے
محبوب حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی بلندیوں اور عظمتوں کے مراتب
وقصائد کو تالیف کروں ،

چنانچہ طلب ہوئی ایک ایسی چیز کی کہ جسمیں آپ کے اوصاف کے
تذکرے ہوں اور ان راویوں کی جنھوں نے آپکے شمائل والطاف بیان کئے ہوں

اگرچہ اس کا حاصل ہونا ابھی اتنا آسان تو نہیں تھا بلکہ میرے لئے
سوچنا بھی بے معنی تھا ۔ دل ودماغ پریشان تھا

میں نے اپنے پروردگار سے اس امر پر فائز ہونے کی امید ظاہر کی کہ
میرا حصہ تو مجھ کو مل ہی جائے ۔ جیسا کہ اسکی محبت کا حق ادا کیا گیا ہو اور میرے
پاس لائق تالیف ، تصنیفات وتالیفات ہوں جسطرح پہلے کے بزرگوں
اور عرفاء ومشائخین نے اولیاء اللہ کے مناقب اور خوارق اقطاب واصفیاء
کو تالیف کیا ہے ، جیسا کہ

" طبقات شعرانی " اور خلاصۂ مفاخر فی اختصار مناقب شیخ عبد القادر
جیلانی وغیرہ نے نقل کیا ہے

چنانچہ یہ بندۂ ناچیز بھی یہی خواہش رکھتا ہے کہ اپنی تالیف میں
سیدی قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ ، کی مدح پوری تحقیق کے ساتھ پیش کرے
چونکہ تالیف کے فرائض میں تحقیق لازمی ہے "

اللہ تعالے نے رہبری فرمائی ، کتب معتبرہ ومعدقہ ہاتھ آئیں ،
ذہن وفکر کو سکون وآسودگی حاصل ہوئی ،

اگرچہ یہ ناممکن تھا کہ میں اپنے مدعا تک نہ پہونچتا کیونکہ
حضور سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے زمین کے تمام
طول وعرض کا دورہ فرمایا اور کوئی ایسی جگہ نہیں چھوٹی جس کی آپنے سیر و
سیاحت نہ فرمائی ہو ،

چنانچہ ہر دشت وبیاباں اور آبادی وویرانے آپکے پہونچنے کی تصدیق
کررہے ہیں ،

آپ نے اپنے نفس کیلئے کسی سے کچھ طلب نہیں فرمایا اور نہ آرام
کے لئے کوئی خوابگاہ تعمیر فرمائی اور نہ کبھی کسی گناہ کی طرف مائل ہوئے آپکے
چہرہ مقدسہ کی ہشاشت وبشاشت کو کوئی شئے خوفزدہ نہ کرسکی ،

آپ کی زندگی پر بزرگوں نے مضبوط کتابیں لکھیں اور آپ کے حالات
سے تمام عالم نے استفاضہ کیا ۔

آپ کی عظمت کہاں نہیں ، اللہ رب العزت نے آپکی قطبیت کو دنیا
کے گوشہ گوشہ پر ظاہر فرما دیا ، اہلِ جہاں نے آپکو اپنا وکیل دعا بنایا اور خدا
تعالے سے مدد چاہی اور آپ کے نشانِ قدم کو راہِ حقیقت سمجھا ،

بس میں بھی اپنی مراد تک پہونچا ، حصولِ مقصد کیلئے مسبب الاسباب
نے اسباب پیدا فرمائے اور پہونچا دیا میرے پاس ان حضرات کو جو منصب
خوشخبری پر فائز تھے اور محافظِ سعادت تھے مشکلات میں ،

چنانچہ معتمد روایات وکتب محققہ اور خصوصاً ایک معتبر رسالہ جس میں
ہندوستانی زبان میں جمع کیا گیا تھا ۔ اقتصادِ ہندوستان سے حکایات کو ان

ثقات سے جو قابل احترام ہیں اس کتاب کا نام مدار الکرامات ہے جسے حضرت علامہ مولٰنا مولوی سید شاہ محمد احمد صاحب علیہ الرحمہ والرضوان الواہب نے نے تالیف فرمایا تھا، جسمیں مؤلف نے فرمایا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین شیخ مدار رضی المولٰے تعالٰے عنہٗ ہی غوث الاکرم وقطب اعظم ہیں اور سلطان الاولیاء وبرہان الاصفیاء ہیں اور مدار الکرامات ومحار الاجرامات ومنار الولایات اور قرار الہدایات ہیں جن کا تعلق آپکی رسّی سے ہے اور آپ کی راہ پر گامزن ہیں وہ محفوظ ہیں۔

آپ دین ودنیا میں وارثِ رسول ہیں محافظ شرف بتول اور سرمایہ امین ہیں۔ آپ کے حسن کردار نے جھنڈے گاڑ دیے ہیں۔ آسمانوں پر آپکی عظمتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ آپ کا لقب ہے زندہ شاہ مدار، اسم گرامی سید بدیع الدین اور کنیت ابو تراب، آپ کا نام رکھا گیا آپ کے جد اعلٰی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے نام پر۔

کہا گیا ہے کہ اِنَّ المُدار مِفعَلٌ مِنَ الدَّورِ اسم مکان ہے اسی لئے اللہ تعالٰے نے اپنے اولیاء کو بنایا ہے کہ گردش کرتی ہیں ان پر ہدایت کی چکیاں اور کثرت سے جاری ہوتی ہے فضل وخیر کی توجہات یہاں تک ان کی برکتوں سے لوگ مستفیض ہوتے ہیں اور پھر غضبناک ہوتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اپنے دشمنوں کی حرکتوں کا۔

———— ٭٭٭ ————

تیسری فصل

حضرت سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہٗ چھٹی پشت میں اس خاتون کے بطن سے پیدا ہوئے جو مشہور ہیں فاطمہ ثانیہ جو سیدنا امامنا حضرت حسن علیہ السلام کی اولاد میں ہیں، جو پاس تھیں حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی بن حضرت سید ظہیر الدین بن حضرت سید احمد ثانی ثانی بن حضرت سید محمد بن حضرت سید اسمٰعیل رضوان اللہ تعالٰے علیہم ابن حضرت سیدنا امام المسلمین امام محمد جعفر صادق علیہ السلام بن سیدنا امام المسلمین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن سیدنا امام المسلمین امام زین العابدین علی اوسط علیہ السلام بن سیدنا امام المسلمین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا بن حضرت خلیفۃ المسلمین مولٰی اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ وجہہ الکریم وسیدۃ النساء سیدہ فاطمۃ الزہرہ علیہا السلام بنت فخر کائنات سردار انبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبارک۔

آپکی ولادت

۱۸۲ھ ایکسو بیاسی اور دوسری روایت ۱۹۲ھ ایکسو بانوے کی ہے۔ بعض لوگوں نے اس عدد کی تاریخ فارسی میں ماہ کونین سے کی ہے یعنی حیات الدارین۔ اس روایت کو اگر صاحب طبقات ثانیہ نے ضعیف بتایا لیکن وہ روایت زیادہ قریب ہے جسپر آپ کے خلفاء ہیں، جو حامل عبا اور خرقہ پوش ہیں جن کا سلسلہ آپ سے ملتا ہے

نوٹ:۔ حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی

کی ولادت شریف میں مختلف روائیتیں ہیں، لیکن محققین کا اتفاق ۲۴۲ھ

مادۂ تاریخ ولادت صاحب عالم ہے)

آپ کا آبائی وطن آپ کے نانا جان کا شہر مدینہ طیبہ ہے۔

آپ کی ماں وہ ہیں جنھوں نے اپنے نفس کے لئے مسکنت کو پسند کیا لیکن خدا تعالیٰ نے مسکنت کو خوشیوں میں بدل دیا اور جنت کو آپ کا وطن بنا دیا۔

تحقیق شاہد ہیں آپکی، حدیث مالک ابن انس رضی اللہ عنہ، وہ جس نے مقرب بنایا اپنی آنکھوں میں اور دل سے خوش ہوئے اور انسیت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سلام و رحمت فرمائے ہمارے سردار امام مکہ و مدینہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی آل و اصحاب پر جن پر اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا ہے اور راضی ہوا اللہ حضرت زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین ابی تراب سے جنکی تعریف کی جاتی ہے سحر میں اور جنکو گایا جاتا ہے سریلی آواز سے صبح و شام جیسے گاتے ہیں کبوتروں کے بچے درختوں کی شاخوں پر غوں غوں کر کے۔

قصیدہ

الف الف علی الرسول المعلیٰ ٭ صلوٰۃ الکریم حولاً و شہراً

اے رات کے چلنے والو عشق و مستی میں گروہ در گروہ ہوا کی انتہائی بلندی پر بجانب شاہ رجال حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ، جو قطب فلک الوجود اور گردش کا محور ہیں جنکی عمر تقریب چھ سو سال ہے اور اتنی طویل عمر آپ نے گذاردی

لیکن آپ کا لباس نہ گرد آلود ہوا نہ بوسیدہ،

اولیاء اللہ میں آپ اپنی مثال آپ ہیں، کوئی مقابلہ نہیں آپکے خرق عادات و کرامات اور وقار کا،

اے دوستوں سبقت لیجاؤ اور جلدی کرو مودت اور تعریف میں نواسہ نبی کی تاکہ شامل ہو جاؤ انکی محبت میں جو محبوب رب ہیں۔

جنات عدن مشتاق ہے اور کتنا اچھا گھر ہے۔

برکت دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بزرگی میں جنھوں نے ہمیں اکٹھا کیا شاہ مدار کے لئے اور زیادہ کرے نعمت دولت و تندرستی اور آباد رہیں انکے محلات اور کوئی نہ توڑ سکے ان کے گھروں کو اور اللہ برقرار رکھے انکی استقامت کو اور محفوظ رکھے شب و روز کی آفت و بلا سے۔

صلوٰۃ و سلام ہو حبیب پروردگار نبی باوقار پر اور آلِ اطہار پر
جو رفعت و عظمت والے ہیں اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر
اور ہمارے شیخ قطب المدار پر جو لوگوں کو حیرت و تعجب میں ڈالدیتے ہیں۔
مٹی کی تربیت کر کے اور معاف فرماتے ہیں مدح کرنے اور سننے والوں کو
اور محبت کا پھل کھانے اور کھلانے والوں کو

چوتھی فصل

صاحب مدار الکرامات نے لکھا ہے کہ سیدنا مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباء اپنے پسندیدہ شہر یعنی مدینۃ الرسول علیہ تحیۃ وتسلیم میں اپنی زندگی پرسکون گذار رہے تھے۔ بنو اُمیہ کے خارجیوں نے بربنائے حسد ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ یہاں تک کہ فاجروں، ظالموں کا امیر غالب آگیا تو اور بھی سختیاں بڑھیں۔ بالآخر آپکے آباء نے ترکِ سکونت کا ارادہ کرلیا۔ ہر چند کہ جوارِ رحمت کو چھوڑنے کو جی نہ چاہتا تھا بڑی حسرتوں سے خضرا کی طرف دیکھا اور بجانب حلب روانہ ہوئے۔ وطن عزیز کو مڑمڑ کے دیکھتے تھے۔ بنو اُمیہ کے سَبّ وشتم نے مجبور کر دیا اور حلب پہونچے، سکونت اختیار کرلی اور مخالفین کی طرف سے بے خوف وخطر مطمئن ہوگئے اور تکان وبھوک کے باوجود اور درد وتکلیف کی اذیت محسوس کئے بغیر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے غموں کو دور فرمایا اور سکون عطا کیا۔

رحمت کاملہ وسلامتی تامہ اللہ پاک نازل فرمائے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آپکے بعد ان پر جو ہمارے درمیان انکی نیابت فرماتے ہیں اور خلقت کو راہ حق پر ہدایت فرماتے ہیں اور خلقت کو راہ حق پر ہدایت فرماتے ہیں اور جو آپ کے خلفاء ہیں ابتداء فرق سے جمع وصدق تک اور آپکی آل پر جنکی تعریف کی جاتی ہے مشرق ومغرب میں اور راضی وخوش ہو خدا ہمارے سرکار قطب المدار سے جو راہِ راست پر لگانے والے ہیں اور انہاک گمرہی سے نکالنے والے ہیں رکھوالے ہیں ہمارے گھروں کے آفات وبلا سے بچانیوالے ہیں جہنم کے عذاب سے۔

منقبت

اَللّٰہُ زَادَ مُحَمَّدٌ اتکرِیْمًا ؁ صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا

ہمارے دوستو، بھائیو، کھڑے ہو جاؤ تعریف کرو انکی جنکی شہرت بحر وبر میں بیان کی جاتی ہے جن کا نام اور کنیت مشابہ اپنے دادا یعنی حضرت علی ابی تراب کے ہے جن کا لقب زندگی اور بدیع الدین شاہ مدار اور قطب کائنات ہے جنکے ذریعہ روزی دی جاتی ہے۔ آپ غوث کریم ومعین ہیں اور بلند ہیں ان اوصاف سے جنکو مناقب کے میدان میں ہم نے اکھٹا کیا ہے۔ آپ سید ابن سید ابن سید ہیں، ان سے ہی دنیا میں عطر بے نشاں ہیں۔ کسقدر آپکی کرامتیں اور خوارق ہیں جنکے شمار سے عاجز ہوں سوا اسکے جو زیادہ مشہور اور واضح ہیں۔"

اب کیا پاؤں گا اس قول کامل کے بعد آپ کی صفت میں یا کوئی ایسا گہر جو انمٹ ہو،

کیسے شمار کر پاؤں گا آپ کے حیران کن معاملے اور کسطرح بیان کروں آپ کے عجائباتِ امر،

حال یہ ہے کہ خضر علیہ السلام کے معاملہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نہ بجھ پائے تو یہ تعجب نہیں کہ حضرت مدار کی استعانت کے لئے ہر وقت حضرت خضر علیہ السلام موجود رہیں۔

چوتھی فصل

صاحب مدار الکرامات نے لکھا ہے کہ سیدنا مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے آباء اپنے پسندیدہ شہر یعنی مدینۃ الرسول علیہ تحیۃ وتسلیم میں اپنی زندگی پرسکون گذار رہے تھے، بنو اُمیہ کے خارجیوں نے بر بنائے حسد ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ یہانتک کہ فاجروں، ظالموں کا امیر غالب آگیا تو اور بھی سختیاں بڑھیں۔ بالآخر آپکے آباء نے ترکِ سکونت کا ارادہ کر لیا۔ ہر چند کہ جوارِ رحمت کو چھوڑنے کو جی نہ چاہتا تھا بڑی حسرتوں سے خضرا کی طرف دیکھا اور بجانب حلب روانہ ہوئے۔ وطن عزیز کو مڑ مڑ کے دیکھتے تھے۔ بنو اُمیہ کے سبّ و شتم نے مجبور کر دیا اور حلب پہونچے، سکونت اختیار کر لی اور مخالفین کی طرف سے بے خوف و خطر مطمئن ہو گئے اور تکان و بھوک کے باوجود اور درد و تکلیف کی اذیت محسوس کئے بغیر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے غموں کو دور فرمایا اور سکون عطا کیا۔

رحمت کاملہ و سلامتی تامہ اللہ پاک نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اور آپکے بعد ان پر جو ہمارے درمیان انکی نیابت فرماتے ہیں اور خلقت کو راہ حق پر ہدایت فرماتے ہیں اور خلقت کو راہ حق پر ہدایت فرماتے ہیں اور جو آپ کے خلفاء ہیں ابتدا و فرق سے جمع و صدق تک اور آپکی آل پر جنکی تعریف کی جاتی ہے مشرق و مغرب میں اور راضی و خوش ہو خدا ہمارے سرکار قطب المدار سے جو راہِ راست پر لگانے والے ہیں اور انہماک گمرہی سے نکالنے والے ہیں اور رکھوالے ہیں ہمارے گھروں کے آفات و بلا سے بچانیوالے ہیں جہنم کے عذاب سے۔

منقبت

صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ اللہ زاد محمداً تکریما

ہمارے دوستو، بھائیو، کھڑے ہو جاؤ تعریف کرو انکی جنکی شہرت بحر و بر میں بیان کی جاتی ہے جن کا نام اور کنیت مشابہ اپنے دادا یعنی حضرت علی ابی تراب کے ہے جن کا لقب زندگی اور بدیع الدین شاہ مدار اور قطب کائنات ہے جنکے ذریعہ روزی دی جاتی ہے۔ آپ غوث کریم و معین ہیں اور بلند ہیں ان اوصاف سے جنکو مناقب کے میدان میں ہم نے اکٹھا کیا ہے۔ آپ سید ابن سید ابن سید ہیں، ان سے ہی دنیا میں عطر بیز ہواں ہیں۔ کسقدر آپکی کرامتیں اور خوارق ہیں جنکے شمار سے عاجز ہوں سوا اسکے جو زیادہ مشہور اور واضح ہیں۔"

اب کیا پاؤں گا اس قول کامل کے بعد آپ کی صفت میں یا کوئی ایسا گہر جو انمٹ ہو،

کیسے شمار کر پاؤں گا آپ کے حیران کن معاملے اور کسطرح بیان کروں آپ کے عجائباتِ امر،

حال یہ ہے کہ خضر علیہ السلام کے معاملہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نہ سمجھ پائے تو یہ تعجب نہیں کہ حضرت مدار کی استعانت کے لئے ہر وقت حضرت خضر علیہ السلام موجود رہیں۔

پانچویں فصل

صاحب مدار الکرامات نے بیان کیا ہے کہ مورخین نے لکھا ہے کہ حضور سیدی بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت شریف حلب مقدس (یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ صبح صادق میں ہوئی) لوگ مبارکباد پیش کرنے آتے اور آپکے والدین سے جو مانگتے وہ پاتے اس طرح مسلسل چھ ماہ گذر گئے یہاں تک کہ گھر کا سبھی کچھ تقسیم ہو گیا اور راتوں کو جگا دینے والی بھوک و پیاس کی مصیبت آپڑی تو مجبوراً شہر کو چھوڑ کر زرخیز علاقوں کیطرف روانہ ہوئے!

ایک طویل عرصہ ہوا بھوک و پیاس اور رنج و غم نے بالکل نڈھال کر دیا ضبط و تحمل اور صبر و استقلال کا گلا گھٹنے لگا آپکی والدہ محترمہ اس کرب و غم سے متصل ہو گئیں جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ مقدسہ کو سامنا کرنا پڑا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں جو حضرت مریم علیہا السلام کو حزن و ملال ہوا تھا. چنانچہ آپکے والدین نے اپنا معاملہ اس ذات کے سپرد کر دیا جو مصیبتوں کو راحتوں سے بدل دیتا ہے.

بیٹے کو باری باری یکے بعد دیگرے گود میں لیتے اور منزل کیطرف بڑھتے رہے چلتے چلتے بوجھل ہو چکے تھے ایک درخت کے سایہ میں رُکے پھر اللہ عزوجل کیطرف سے قلب پر الہام ہوا کہ بھروسہ رکھیں پروردگار پر اور اولاد کا معاملہ اسکے سپرد کر دیں اور اسکو لٹا دیں اسکو ایک ایسے درخت کے نیچے جو ہمیشہ پھلوں سے خالی رہتا ہے،

پھر فارغ البال ہو جائیں غم و اندوہ سے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مادرِ مشفقہ کا دل فارغ ہو گیا تھا. حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سمندر میں ڈالنے کے بعد، چنانچہ آپ کے والدین نے ویسا ہی کیا جیسا کہ حکم رب تھا.

پھر فضا میں ندائے غیبی سُنی کہ راضی رہو قضاءِ رحمانی سے،

یہ حضرات مطمئن تھے اور تسلیم و رضا کے گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیئے.

اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اس سردار و آقا پر جس نے آزمائشوں کے وقت صبر کیا. اور راضی رہا تقدیر پر اور شکر کیا نعمتوں پر،

اور آپکی آل کرام پر و اصحاب عظام پر اور خوش و راضی ہو رب السموات اُس سے جو دور رہے ماں باپ کی تربیت سے یعنی ہمارے سردار قطب المدار سے جو مشہور کبار میں اور تربیت بشری سے بے نیاز ہیں اور تجربہ کار ہیں معالجات اور معاشروں کے!

منقبت شریف

اے میرے حاضر باش دوستو! اپنے دلوں کو خوش کر لو حضرت قطب المدار کے توسل سے،

اے بصیرت والو دوڑو! آپ کے روضۂ اطہر کی شرافت و رفعت کیطرف بوقت سحر ادب سے،

اے اپنے نصیب کو چمکانے والو! راتوں اور دنوں میں روضہ قطب المدار پر،

تم سب کہو اے پروردۂ پروردگار بلند وزبردست ہیں آپ اے
قطب الاکوار ،

نواسے ہیں آپ عالی مرتبت حضرت طٰہٰ و مختار کے اور آپ فلک
الادوار اور تاج الابرار ، نور نظر اسد اللہ الغالب علی حیدر کرار کے ،

نام و لقب آپ کا بدیع الدین صاحب اسرار اور کنز الاخیار

آپ کے نام سے دیگیں جوش مارتی ہیں بلا تکسیب و تسبیب کے اور کھلا
دیا جاتا ہے حاضرین کو ۔

اے زندگی قطب المدار ہم کو جلدی سے بچایئے جہنم کی آگ سے ۔

سلام و رحمت اس رسول بطحیٰ پر جو تمام جہان سے اعلیٰ اور رحمتِ غفار
ہیں ۔ اور آل و اصحاب اور ساداتِ اطہار پر ہمیشہ ہمیشہ

چھٹی فصل

بخشش فرمائے خدا اس پر جس نے زیادہ
سے زیادہ مدحت زندہ شاہ مدار کی ہے ۔

انکی خبریں متحیر کرتی ہیں جسکو گنجان درختوں کے پتوں نے گایا چڑیوں
کی طرح

اللہ تعالیٰ نے سچ کر دیا جو علماء اکابر نے آپ کے بارے میں روایتیں
پیش فرمائیں ۔

جب آپ کے والدین آپکو بحکم رب مطلق ایک درخت کے نیچے لٹکا کر
چلے گئے اور فرصت پا گئے پرورش کی الجھنوں سے آپ سے بظاہر زندگی کے

کے وسائل منقطع ہو گئے تھے ۔

اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو بدل دیا سبز و شاداب زمین اور خوشگوار و
بہترین آب و ہوا اور پھلوں سے اور بھرپور برکتوں سے ۔

بڑے بڑے عقلاء اور دانشور آپ کی پرورش اور آپکی کیفیات و
درجات کے بیان کرنے پر قدرت نہیں رکھتے ۔

خدا تعالیٰ نے آپ کی پرورش فرمائی اور آفات و بلیات سے صغر سنی
میں حفاظت فرمائی اور اپنا محبوب بنایا ۔

جب صغر سنی کا زمانہ ختم ہوا والدین آپکی مفارقت میں تڑپ رہے
تھے ، اللہ تعالیٰ نے ملا دیا آپ کے ماں باپ سے عین اشتیاق و بیقراری
میں دونوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کی
اپنے بیٹے کی ملاقات سے اور دونوں مسرور ہو گئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی ماں فرعون کی اجرتِ رضاعت سے خوش ہو گئی تھیں اور یہ حکمتِ جاریہ
ہے مشیتِ ربانی کی جو عادتِ انسانی سے منزہ ہے ۔

راقم سطور نے کہا کہ جب آپ کا گہوارہ اور بستر مٹی کا تھا تو آپ کو اپنی
فطرت کا الہام ہو گیا تھا ۔ آپ پکارے گئے اپنے جد کریم کی طرح ابی تراب
اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھانے پینے سے بے نیاز کر دیا تھا ۔ بغیر طعام آپ کو
شکم سیر فرما دیا تھا اور اپنا مقرب بنایا محفوظ رکھا ۔ آپ کو فریب دینے والی
چمکیلی ریت سے اور تیز اڑنے والی ہواؤں دھول سے

ساتویں فصل

حضرت سید احمد صاحب علیہ رحمہ

نے فرمایا کہ حضرت قطب المدار رضی المولےٰ تعالےٰ عنہٗ کا ایک رات قبرستان میں گذر ہوا تو آپ نے کھنڈرات وٹیلوں کے بھوکے درندوں کی بھیانک آوازیں سُنیں تو وہیں بغیر کسی عمارت کے قیام کیا۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو نہایت خوبصورت اور بہت ہی حسین وجمیل اور انتہائی رُعب وجلال والا تھا دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے قریب آگیا اور نہایت شفقت سے کہا اے میری آنکھوں کے تارے تم کون ہو تمھارے ماں باپ کون ہیں اور کون تم کو غذا پہونچاتا ہے اور کون تمہاری پرورش کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا ہم اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ کی زمین پر جو یہ چھوٹا سا ٹیلہ میری اصل ہے۔ چکنا پتھر میری ماں ہے تو راوی نے کہا کہ آنے والے صاحب حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ جب انھوں نے اپنے سوال کا جواب فصیح پایا تو فرمایا۔ اے بیٹے تم گروہ محمدیہ سے ہو اور تربیت فاطمی ہے اور پیدائش حلبی ہے۔ اللہ تعالےٰ بہت جلد تم کو دار کرامات اور مدار علامات بنادے گا ہاں تم شہر کی جانب آگے بڑھ جاؤ۔ تمھارے والدین تم کو مل جائیں گے اور کوتاہی نہ کیجئے گا۔ صبح جب آپ نے آگے بڑھنے کا قصد کیا تو دھوپ کی سختی اور سمت کے معاملے میں سوچنے لگے۔ نیند کا غلبہ ہوا آنکھ لگ گئی دیکھا حضرت بایزید پاک بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ تشریف لائے اور سمت کی نشاندہی فرماتے ہوئے ایک ایسی بشارت دی جسکو عوام کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں، اور خواص لکھ کر

بھی اس کا حصار نہیں کر سکتے۔

اللہ تبارک وتعالےٰ رحمت وسلام بھیجے حبیب الملک العلام پر اور اُن لوگوں پر جنھوں نے ہمارے درمیان نیابت فرمائی آپکی نسل پاک سے اور ہمارے سادات عظام اور اقطاب نخام پر اور آپکی آل واصحاب پر اور تابعین جسام پر اور اللہ تعالےٰ راضی ہوجائے ہمارے آقا و مولےٰ حضرت زندہ شاہ مدار کون ومکاں سے۔

"منقبت"

قابلِ تحسین وداد ہیں عزیز واجاب جنھوں نے سعیٔ مدحتِ قطب المدار کی جن کا مسکن محبوبیت ہے۔

آپ حضرت قطب المدار وہ حلبی ہیں کہ پرورش کی پرورش بھی آپ سے ہے، اُفقِ ولایت پر چمکنے والے ہر ستارے کی چمک بھی آپ سے ہی ہے۔

آپ بدیع الزماں زندہ شاہ مدار علی ابوالعالی تراب کامل واکمل ہیں، آپ کی کرامتیں عرب وعجم میں پھیلی ہوئی ہیں اور کائنات عالم میں آپ کے تصرفات جاری ہیں اور آپ میں تمام شرافتیں اکھٹا ہیں اور کوئی شخص آپ کی کسی خوبی کی مثال نہیں پیش کر سکتا۔ جہانِ ولایت میں اگر اللہ پاک کی تقدیس کا ایک اشارہ بھی آپ سے جاری ہوگیا تو اولیاء اللہ کے لئے بہت ہے۔

ولی جلیل ہیں آپ اور مستجاب ہیں اسکے لئے جس نے پکارا،

سخت بے چینی میں پکار پہ پہونچتے ہیں اور بلاؤں کو دور کرتے ہیں۔

آؤ آؤ میرے ساتھیوں جلد آؤ۔ آپ کی مدح اور محبت کرنے والوں میں شریک ہو جاؤ اس محبت میں جسکی حلاوت تیار ہے۔

الٰہی بخشدے اور رحم فرما آپ کے چاہنے والوں پر اور دور کر دے انکی الجھنیں اور پریشانیاں اور تمام مصائب۔ بالخصوص اس پر رحم فرما جس نے اپنا مال خرچ کیا آپکی مدح میں خواہ جلدی یا دیر سے۔ رحمتیں اور سلامتی ہو حضرت طٰہٰ اور انکی آل و اصحاب پر اور حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر۔

اللہ تعالےٰ معاف فرما دے آپکی تعریف کرنے اور سننے والوں کو اور جو اسکی حلاوت سے بے بہرہ ہر قسم کے طعام چکھنے والوں کو۔

آٹھویں فصل

حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہٗ جب اپنے شہر میں داخل ہوئے والدین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور تمام اعزاء و اہلیانِ شہر نے آپکو پہچانا اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ کیونکہ مفارقت کا غم دور ہوا اور بے قراریاں مٹ گیئں اور قرار آگیا۔

پھر ایک رات جو شب قدر کہلاتی تھی دیکھا فرشتے اور روحیں اتر رہی ہیں اور انکے درمیان مرد نبیل خوبصورت وحسین اور پرہیبت وجلال تھا یہ وہی مبشر تھا جو آپکے والدین کی ملاقات سے قبل قطب الکونین کی صورت میں آپکو ملا تھا اور یہ کہا تھا۔ اے میرے بیٹے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کاش اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کو تمہاری برکت سے عالم میں پھیلا دے اور آپ کے درجہ کو تمام

اولیاء اللہ کے درجات پر بلند فرما دے، لیکن اسوقت کا انتظار ہے۔ اے زندگی کے مدار لازمی ہے کہ جلد از جلد حرمین شریفین کی جانب بڑھ جایئے۔ تاکہ ارتقائی منازل طے ہوں اور اللہ تعالےٰ آپکو اعلیٰ درجات پر فائز فرما دے اور مالک اور ولی بنا دے مرتبہ کمالات پر۔ صدقہ میں حضرت سید الانبیاء خاتم الرسل کے یہ کہہ کے غائب ہو گئے بشارت دینے والے (حضرت خضر علیہ السلام تھے۔)

آپ نے کہا اللہ معین و مددگار ہے اور روانہ ہوئے بجانب حرمین شریفین مکہ مکرمہ پہونچے کعبہ زاد اللہ شرفہا کی زیارت فرمائی طواف کیا ارکانِ حج ادا فرمائے۔ علوم ظاہریہ و باطنیہ سے سرفراز ہوئے اور تمام اسرار کاملہ، و خازنہ اور نقلیہ وعقلیہ وشہودیہ وجلیہ وغیرہ میں آپ کامیاب ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے آپکو کامیابی عطا فرمائی۔

فتوحات مکیہ وفیوضات نسکیہ اور علوم لدنیہ وحقائق رحمانیہ میں اور اسکے علاوہ جو حاصل ہوا وہ علم کیمیا و ریمیا و اور علم التسخیرات وعلم الافلاک و تدویرات وغیرہ پھر آپ مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے۔ مدینۃ الرسول کی جانب حاضری ہوئی۔ روضۂ اطہر، جد کریم پہ پائیں سے آنکھیں ملیں درود و سلام میں مشغول و مستغرق ہو گئے، نوازشیں ہوئیں۔ اسکے بعد آپ نے اپنے اور بھی اجداد مطہرین کی زیارت کی پھر مشغول ہو گئے عبادتِ قلبیہ اور اعمال اہل قطبیت کے خواص میں۔

پھر دادا محترم حضرت سیدنا اسمٰعیل رضی اللہ عنہٗ سے وہ علوم حاصل

کئے کہ تنگ ہے ان کا حصار مثلی اور ان اوراق کے جو فضل ہیں اللہ عزوجل خلاق کا۔

سلام ورحمت ہو اللہ کا ہمارے سردار راکب براق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی آل واصحاب پر جو فائز ہیں وافر اخلاق سے اور راضی ہو اللہ ہمارے آقا زندہ شاہ مدار اشواق اور منار احباب سے۔

منقبت

صلّوا بنا باھتمامہ ؛ علی شفیع الانام

اے عاشقو! عجلت کرو مدح میں حضرت شاہ کبار، تاج مرداں قطب حق زندہ مدار کی سبقت لیجاؤ۔ ایک دوسرے پر پکارو حضرت مدار کو، ہمارے لئے مدد قریب ہے، اس مختار (صلے اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کے لئے اور اسکی بلندیوں کے اندازے کیلئے آپ کی (قطب المدار رضی اللہ عنہ) مدحت ہمارے لئے ایسی حلوہ قند سے زیادہ شیریں (اور جادہ مقصود ہے)

ہمارے اشعار عیب دار ہیں۔ لیکن ہم نے بجالیا ہے نظم ونثر سے ذکر مدار کے ذریعہ۔

اور جو لوگ آپ کے ذکر کو روکتے ہیں اور کھلم کھلا دشمنیاں رکھتے ہیں۔ ان کے لئے طرح طرح کی ذلت وخواری اور گردش زمانہ کی شکست ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں قطبیت پر فائز فرمایا ان کے تذکرے اور وسیلے سے بڑے بڑے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اور انکی یاد کرنے والوں کو اخلاک وہلاکت اور بدحالی ومواخذہ دنیا سے بچاتا ہے۔

جب کوئی ایسے غار میں رات گذارے جسمیں اسکے لئے بہت دشواریاں بیشمار رنج والم اور سختی ونقصان تبیجہ سے سابقہ ہو پھر بھی وہ مطمئن ہے فضل پر جو جہنم کی آگ بجھانے کیلئے کافی ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ فضل وکرم فرمائے اس جانے پہچانے گناہگار پر جو پکارا جاتا ہے سید محمد کے نام سے وہ بیٹا ہے عالم سید احمد کا۔ جو بلند جوار اور غالب حال ہے میرے پروردگار رحم فرمائے اسکے والدین پر اور جو اسکے ہوں اور جن کا اس پر حق ہو اور جو اسکے پاس آئیں تعریف کے لئے حضرت قطب المدار کی درود وسلام ہو ہمیشہ پروردگار کا جو پاک ہے خواب سے اور اس عظمت والے نبی پر جس کا نام رکھا ہے۔ یٰسین جدامجد ہیں مدار کے اور آل واصحاب جلال پر اور تابعین اجلا پر اور ہر اس شیخ پر جو متولی ہے شان قطب المدار سے۔ عفو ودرگذر فرما حاضرین وذاکرین کو۔

نویں فصل

حضرت شیخ رض جب اپنے جد محترم سے رخصت ہوئے تو حکم ہندوستان کے لئے ہوا، آپ مختلف مقامات سے گذرتے ہوئے بحری راستہ اختیار فرمایا آپ کو سمندری عجائبات معلوم کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا، آپ نے ایک ایسی کشتی کو جو تیزی سے چل رہی تھی آپ اس پر بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہتے ہوئے سوار ہوگئے۔ آپ نے معائنہ و مشاہدہ کیا۔ سمندری جزائر کے عجائبات وغرائبات کا اور جو کچھ وہاں کی مخلوق سے تھے اور آپ نے تحقیق فرمائی جو کچھ شہنشاہ ارض وسمائے دکھا دیا۔

اور مقام ابراہیم کیطرف آپنے توقف کیا اللہ پاک نے اسطرح آزمائش فرمائی اور دیکھا آپ نے کہ رفاقت میں حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ آپنے بیٹھتے ہی کافروں و مشرکوں کو دعوتِ اسلام دی جیسا کہ اللہ والوں کا طریقہ ہے چنانچہ کفار نابہنجار آپ کی تبلیغ پر برہم ہوئے اور الٹی سیدھی باتیں کیں۔ غیظ الٰہی جوش میں آیا سمندر میں طوفان آگیا۔ اور کشتی غرق ہوگئی۔ صرف کشتی کا ایک تختہ محفوظ رہا جسپر آپ سوار تھے۔ ساحل پر پہونچے جسطرح نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر لگی۔ جہاں آدم علیہ السلام کو کھڑا کیا گیا تھا اور اتارا گیا تھا اس ترائی کی زمین پر۔

پھر آپ کے جدِ اعلیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپکی ملاقات ہوئی تو سرکارِ دوجہاں نے اپنے قریب کرلیا تب آپ نے بیعت رضوانیہ کی اور آپکے ہاتھ عثمانیت کے ہاتھ تھے اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھنا نفع حقانی تھا اور سپرد کیگئی امانتِ احدیت اور خلافتِ احدیت"

(حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مقدس سے نو لقمے کھلائے اور لباس پہنایا جو کافی ہوا تمام عمر کیلئے)

آپ نے سجدۂ شکر ادا فرمایا اور جہاد کیا جیسا کہ حق تھا جہاد کا اور دورہ فرمایا، زمین کے تمام طول و عرض اور نشیب و فراز کا مہربان ہو کر مہربانی کے طریقے پر، آپ کے پہونچنے اور قیام فرمائی کی نشانیاں موجود ہیں جو جگہ جگہ نشاندہی کر رہی ہیں۔ دیکھیں مدار چلہ، مدار دروازہ، مدار ٹیکری، مدار پہاڑی، مدار گیٹ، مدار ڈھال، مدار گنج، مدار پور وغیرہ وغیرہ) یقین کرنے والوں اور موافقت کرنے والوں کے لئے

اسمیں عبرت و نصیحت ہے اہل بصیرت و ایمان والوں کے لئے۔ آپ نے حد سے تجاوز کرنے والے دشمنوں اور سرکشوں اور جن و شیاطین سے جہاد کیا (اور ان کو حق کی راہ دکھائی)

آپ پر اسماء ہادی کا غلبہ ہوا تو حاضر و غائب نے آپ سے ہدایت پائی اسی رشد و ہدایت کے درمیان پھر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے محبت و شفقت سے نوازا۔ پھر حضرت سیدی خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے (بیت المقدس میں ملاقات ہوئی) بایزید پاک سے علیحدہ علیحدہ علم سلاسل اقوام پایا، تمام طریقوں کے عوام و خواص کے نزدیک آپ محقق ہیں اور سند ہیں فقہ ائمہ اربعہ کی اور قرأت میں اولیٰ صفات مرتفعہ پر۔

درود و سلام بھیجے اللہ تعالےٰ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ پر اور آپکی آل پاک اہلِ جلال و جمال پر اور آپ کے اصحاب پر جو پُر ہیبت اور جلال ہیں، جن سے روشن ہیں اقطاب کے چہرے گھنگھور اندھیری راتوں میں اور لبریز ہو گئے برتن دوستوں کے طلب سے کہیں سوا اور وجد طاری ہو جاتا ہے وصال کی خوش کن شیرینی سے۔

الحمد لمن عزّ و من جلّ جلالہٗ

قصیدہ

تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جسنے قطب جلبی (زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ) کو پیدا فرمایا اور یکتا و بلند کر دیا اور عجیب منشاء ہے کہ بغیر والدین کی تربیت

کے اپنی ربوبیت خصوصی سے پرورش فرمایا یہ راز بنی آدم پر مخفی ہے۔ اگر میں آپ کے خوارق سے کچھ پھیلا بھی دوں تو یہ میرا جنون ہوگا کیونکہ مثل سمندر پھیلانا ممکن نہیں! - آپ کے مثل کسی نے بھی زمین پر دورہ نہیں کیا۔

(آپ کو اللہ تعالےٰ نے تمام عالم پر ظاہر کر دیا) "تاکہ مطلع ہو جائے زمانہ کہ آپ وارث ہیں علم نظریہ کے"

قطب وجود و زندگی شاہ مدار کے سامنے شرمندہ ہے تابناکیٔ آفتاب مجھے خبر ہوئی (حضور سیدی قطب المدار) کے معاملے میں ایک عجمی فقیر (مؤلف مدار الکرامات) سے جو ثقہ ہے ثقات سے جس نے بھر دیا میرے سینے میں علم۔

اے میرے سمیع حضرت قطب المدار کے قرب وجمال کی ٹھنڈک سے بجھ جائے ان کے جلال کی گرمی۔

اے میرے پروردگار قبول فرمالے میری دعاؤں کو واسطہ محی الدین کے بیٹوں کی بعثت کا بخشدے اور رحم فرما میرے لئے اور ان سب کے لئے اور دور فرمادے ہم سے غفلت کو، اور ہمیشہ حفاظت فرما۔ ان لوگوں کی جنہوں نے مدحت زندہ شاہ مدار کی اور پڑھنے وسننے کا شیریں مزا چکھا۔

دسویں فصل

حضور سید قطب المدار رضی اللہ عنہ (جب آخری حج سے واپس ہو رہے تھے) ہندوستان کے قریب پہونچے ایک بزرگ کامل نے آپ سے ملاقات کی۔ جو ایک جماعت کے شیخ تھے آپ سے اجازت لیکر ہمراہ ہو لئے۔ دونوں بزرگ ایک دوسرے کیلئے بہترین رفیق تھے۔

(آپ آخری سفر تمام کرتے ہوئے اپنی آرام گاہ آخری کی طرف روانہ ہوئے جسکی نشاندہی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عالم رویا میں فرمائی تھی۔ جو ایک غیر آباد مقام تھا جہاں ایک تالاب تھا آپ کے پہونچنے پر خشک ہوگیا آپ نے اسی تالاب میں قیام فرمایا۔ آپ کی قیام فرمائی سے آپ کے پاس لوگ آ آ کے آباد ہونے لگے۔ اس آبادی کا نام ابتدا خیر آباد رکھا گیا۔ بعد میں آپکے خلیفہ حضرت مکن سرباز مداری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مکن پور رکھدیا گیا۔)

نوٹ:۔ بعض کتب میں ہے کہ حضرت مکن سرباز مداری کا نام خیر الدین تھا تو خیر آباد بھی اسی مناسبت سے ہے اور خیر آباد تاریخی نام ہے جسکے عدد ۸۰۰ نکلتے ہیں)

اس سال بارش نہونے کی وجہ سے زمین خشک ہوگئیں تھیں۔ سبزہ کا نام نہیں تھا۔ مصیبتیں حد سے سوا ہوگئی تھیں روح انسانیت کا گلا گھٹ رہا تھا لوگ قریب المرگ ہوگئے تھے۔ لوگوں نے سنی تھیں مدار کی کرامتیں اور مقبولیت آپکی دعاؤں کی بارگاہ وہاب وغفار میں، بس آپکے حضور گرد ونواح کے لوگ جمع ہوئے اور عرض معروض کی آپ نے اپنا عصاء مبارکہ اپنے مرید وخلیفہ حضرت شاہ یٰسین عرف الیسین رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت فرمایا اور حکم فرمایا اس عصا سے ایک لکیر مغرب سے مشرق کو کھینچ دو۔ چنانچہ حضرت شاہ الیسین علیہ الرحمہ نے حکم کی تعمیل فرمائی۔ خدا کے فضل سے دریا جاری ہوگیا جو دریائے الیس کے نام سے مشہور ہے اور دریا خدا کے فضل سے اتبک جاری ہے اور کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور لوگ اپنے کھیتوں کو سینچتے ہیں اور بیمار لوگ اس سے

غسل کر کے صحتمند ہوتے ہیں پیاسے آسودہ و سیراب ہوتے ہیں۔ اور لطف قدرت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء مبارک جیسا تصرف آپکے عصاء مبارک سے جاری تھا کہ سخت دشواریوں اور نحوستوں و پریشانیوں میں خدا تعالےٰ نے آپکو وسیلۂ نجات بنایا تھا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے ولی کو نصب کر دیا لوگوں کی مدد و اعانت کیلئے۔

گیارھویں فصل

حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہٗ کا گذر ایک شہر سے ہوا جہاں کے رہنے والے جادوگر تھے۔ لوگوں کو بھونکنے والا کتا بنا دیتے اور اندھا کر دیتے جیسے وہ کبھی دیکھتے ہی نہ تھے۔ آپ نے ارادہ فرمایا کہ انکو رشد و ہدایت کے ذریعہ شر و فساد سے روکا جائے اور دعوت کلمۂ اسلام دی جائے اور حکم فرمائیں تخانوں کے منہدم کرنے کو اور روک دیں ان کو جادو کے تیر سے۔ چنانچہ جب آپنے استعانت فرمائی کفایت و ولایت سے تو ساحروں نے آپ پر سحر کرنا اور اسلام کو سخر کرنا چاہا تو اپنی پوری قوت سے جادوگری، نظر بندی اور اپنے شواز کو پیش کیا۔ لیکن آپ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا نہ آپ کی سواری کو کوئی ضرر پہونچا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو محفوظ رکھا تو وہ لوگ جب مایوس ہوئے اپنے کرتبوں سے تو حاضر ہوئے آپکے حضور اور معافی کی درخواست کی۔

آپ نے ارشاد فرمایا بہتر ہوا کہ تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آئے ورنہ تم سب مع اہل و عیال کے ہلاک ہو جاتے پھر ان لوگوں نے سلام پیش کیا اور

قدمبوسی کی۔

پھر حضور والا جاہ نے کچھ عرصہ کیلئے وہاں قیام فرمایا۔

غمزدہ اور اشکبار الغیاث الغیاث یا ولی اللہ کہتا ہوا ایک جوڑا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ہمارے لئے ثمرۂ قلب و فرد اور مطلوب و محبوب خدا تعالےٰ نے ایک بیٹا عطا فرمایا تھا وہ مر گیا جس سے ہم لوگ مضطرب و مضمحل ہیں چین و قرار چھن گیا۔ حضور اپنی نگاہِ مرحمت سے توجہ فرمائیں تو خدا تعالےٰ زندہ فرما دے جسمیں ہم لوگوں کی زندگی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادر مطلق نے آپکو وہ طاقت عطا فرمائی کہ جو چاہیں وہ ہو جائے۔

سرکار علیہ الرحمۃ والرضوان اُن سے شفقت و محبت سے پیش آئے آپ لڑکے کے قریب پہونچے اور فرمایا قُم باذن اللہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوا اٹھا اور عرض کیا یا سیدی دنیا کی زندگی میں کچھ بھلائی نہیں، اور آخرت میں بھلائی اور باقی رہنے والی ہے۔ آپ اُدھر ہی مجھے واپس کر دیجئے۔ آپ (رضی اللہ عنہٗ) نے فرمایا کہ عیش دنیا نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ بہتر ہے اس موت سے جو بلا عمل ہو، آخر تجھے لوٹنا ہے اپنے پروردگار کی طرف۔

صلوٰۃ و سلام اُسپر جس پہ ایمان لائے۔ گوہ، آہو، ریچھ، مچھ و تمام خشکی و تری میں رہنے والے جانور و بلوں میں رہنے والے وحوش و درندے ہیں۔

آپ سیر فرماتے ہوئے ایک میدان سے گذر رہے تھے کہ سامنے ایک انسان کی کھوپڑی نظر آئی آپ قریب پہونچے اور اسکی طرف خطاب فرمایا

من انت یا جمجمہ (اے کھوپڑی تو کون ہے) مجھ سے بیان کر کہ تیرا قصہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرمائی عرض کیا کہ اے اللہ کے ولی میری طرف سے خبر اور آپ کی اسپر تصدیق ہو، میں فلاں ابن فلاں کی مزدوری کرتا تھا اور اس کی تنخواہ سے اپنے بال بچوں میں خوش تھا اور اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا (یعنی اتباع کر رہا تھا) اچانک حضرت عزرائیل علیہ السلام آگئے اور میری روح عجلت سے قبض کرلی۔ بارہ سال کا عرصہ گذر گیا طرح طرح کے آلام ومصیبت اور عذاب میں مبتلا ہوں۔

اس بیان سے سرکار رضی اللہ عنہ کو بیحد احساس ہوا اور درگاہِ رب العزت میں تضرع وعاجزی کی اور عرض کیا اے مولیٰ اس بے جان کو زندگی عطا فرمادے۔ خدا تعالیٰ نے آپکی مناجات قبول فرمائی اور اس کھوپڑی کو جسم وجان عطا فرمائی، اور بول اٹھا۔ آپ نے خطاب فرمایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تو نوسال اور زندہ رہ اور نیک عمل کر مع اہل وعیال کے یہ تعجب خیز خبر پھیل گئی شہروں اور دیہاتوں میں۔

بارھویں فصل

میں ابن احمد ایک رات اپنے ایک دوست کے ہمراہ احباب کے یہاں دعوت میں گیا۔ متفکر تھا حضرت قطب المدار

کی مدح تالیف کرنے کے سلسلے میں اور اشعار کے بناؤ اور اسکی کیفیت میں، بس ندائے غیبی سنی مجھ سے خطاب کر رہا ہے کوئی۔ ردیف المدد یامدار المدد یا مدار۔ تو میں نے کہا اگر یہی میرا مقصد ہے تو شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سب کو ہدایت فرمائی۔

منقبت

فصحاء نے کہا یقیناً جیسی آپکی تعریف کی گئی اور ہم تک پہونچی وہ مکمل ہے۔

اے اقتدار کے خواہشمند، خیر الدیار کے مرغوب رکھنے والو،
جلد اور دل سے پکارو المدد یا مدار۔

اے قطب مدار، اے ہمارے شیخ، ہمارے ذخیرہ، ہمارے غوث، ہمارے فخر ہماری مدد فرمائیے۔ کسقدر سخت ہیں ہماری مشکلات، ہمارے شوق کو جھٹلا رہی ہیں اشتیاق وشیفتگی سے۔

اے مدار ہمارے درمیان آپ جمال کی چادر اوڑھے ہوئے ہیں اور خلقت پر ہر حال میں رحم فرماتے ہیں۔

اے ابن رسول اللہ، اے آبائی کریم، اے حلب سے آنے والے مدار، آپ لوگوں کو تعجب اور حیرت میں ڈالتے ہیں

آپ جلیل القدر اور کم سونے والے ہیں، بزرگوں میں آپ کی زیادہ قدر و منزلت ہے۔

اے ولی مدار! اے زندگی کے ولی زندہ فرما دیجئے ہماری بندگی مناسک کی پرہیزگاری کو، آپ قوتِ مصطفےٰ، درِ مقطفےٰ، ذات اصطفیٰ کی اصل ہیں۔ درود و سلام ہو محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور زندہ شاہ مدار پر"

حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہٗ نے اپنے ایک خادم کو قریب کے گاؤں میں بھیجا کہ وہ کوئی معقول جگہ دیکھ کر ایک عبادت خانہ بنائے جہاں صبح و شام کے اذکار و اشغال کئے جائیں چنانچہ وہ خادم جب گاؤں میں پہونچا تو وہاں کے جادوگروں نے ان کو بکری بنا دیا، آپ کو اس حال کی خبر ہوگئی تو آپ تشریف لے گئے، ان غافلوں ظالموں کی دو باندیاں جو کہیں سے اُدھار لائے تھے آپکی نظر پڑتے ہی خدا تعالےٰ نے ان کے اجسام بدل دیئے اور ہوگئیں وہ مرد، باندیوں کو بدلا ہوا دیکھ کر وہ لوگ سمجھ گئے اور آپکے حضور حاضر ہوئے اور خطاؤں کی معافی چاہی۔ آپ نے اسلام لانے کا حکم فرمایا اور دعا فرمائی اجسام بدلنے کی۔

حضور قطب المدار رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہ نے رحیم پور کا سفر کیا وہاں کے انسان شریر تھے اور عفریت و شیاطین کی آبادی تھی اور کچھ ایسے تھے جو ریاضت کرتے علم تسخیر میں اور مشغول تھے اپنے فن میں جو کچھ ان کے پاس تھا جب ان لوگوں کو آپ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی تو آپ پر بنائے

حسد و کینہ سحر کیا۔ لیکن اس کا آپ پر کوئی اثر نہ ہوا آخر مجبور ہو کر توبہ کی آپکی اطاعت قبول کی اور اسلام کی نعمتوں سے متمتع ہوئے۔

پھر آپ سے عرض کیا اے اللہ کے ولی ہم کو ضرر سے بچائیے۔ ہمارے قریب میں مردہ، ابالیس، وکفرہ، طواغیت اور قدامیسی، ہماری معیشت کو نقصان پہونچاتے ہیں اور ہماری بنائی ہوئی عمارتوں کو گرا دیتے ہیں۔ خدا کیلئے آپ توجہ فرمائیں تو اللہ تعالےٰ ہمکو ان بلاؤں سے نجات عطا فرمائے۔

آپ پہلے ہی سے ارادہ فرما چکے تھے ان کی خواہش کی تکمیل کے لئے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اور ان آیاتِ مقدسہ کی تلاوت فرمائی۔

لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا آخر سورۂ جن تک

بس خدا تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کو اس مصیبت سے چھٹکارا عطا فرمایا۔

تیرھویں [۱۳] فصل

سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہٗ جونپور تشریف لیگئے وہاں کے باشندوں کو آپ نے دیکھا کہ غیور ہیں تو آپ ممبر پر پہنچے اور خطاب فرمایا۔ شریعت مطہرہ پر تو الفاظ نے بجد اثر کیا آپ کے وعظ سے لوگ متاثر ہوئے اور بہت سے نصیحت پر زار و قطار رو رہے تھے اور خطاؤں پر نادم تھے اللہ عزوجل کے حضور محفل برخواست ہوئی لوگ رخصت ہوئے لیکن بعد میں آپ سے منفعت کے لئے لوگ جمع ہوتے اور استفاضہ کرتے۔ لیکن شہر قاضی شہاب الدین، (جو ملک العلماء کا خطاب پائے ہوئے تھے بادشاہ

ابراہیم شرقی والیٔ جونپور کے درباری علماء میں تھے اور بادشاہ کے بہت زیادہ منہ لگے تھے)

آپ سے جل گئے اور آپکو ایک خط لکھا جب اپنی تمام گندہ ذہنیت کبر و غرور اور حسد و کینہ کی تکمیل کر چکے ہر طرح ناکام رہے تو پھر خط لکھا جس میں دو سوال کئے۔

تمام قیل و قال اور کم علمی کے ثبوت کے بعد مکتوب لکھا۔

جب حضور والا نے وہ مکتوب پایا اور قاضی صاحب کے استعجاب کو سمجھا تو جواب مکتوب مرحمت فرمایا جو قرآن و احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے دلائل سے مرتب تھا۔

جب قاضی صاحب نے کافی و شافی جواب پا لیا تو بیحد شرمندہ ہوئے اور سوا اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ آپ سے تقصیرات کی معافی چاہیں۔

(لیکن شرم دامنگیر تھی اس لئے اول تو اپنے گھر مدعو کیا لیکن جب درخواست رد ہو گئی تو مخدوم میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے حاضر خدمت ہوئے۔) اور اپنی تمام غلطیوں کی معافی چاہی اور نصیحتیں حاصل کیں اور سلسلۂ عالیہ قدسیہ کی نسبتیں حاصل کیں۔ سرکار رضی اللہ عنہ نے اجازت و خلافت سے سرفراز کیا اور احکام دین سکھانے پر مامور فرمایا۔

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل مکتوب جواب ہے ملک العلماء کے مکتوب کا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ مکتوب بھی فارسی میں ہے جس کا اردو ترجمہ کتاب شمس الافلاک سے نقل کر کے پیش کر رہا ہوں۔

جواب مکتوب

منجانب سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہٗ

ھو الموجود

برادرم قاضی شہاب الدین ابن شمس عمر دولت آبادی کو معلوم ہو کہ مکتوب آں برادر نبیرہ سید المرسلین سید طاہر دام سیادتہٗ و نظافتہٗ اس درویش بے خویش کو پہونچا آپ کے خط میں ایسا دیکھا گیا کہ لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ مخصوص ملاقات حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم بواسطہ جسم ظاہر آپکو میسر آئی۔ یہ امر نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے اور کوئی شخص اس بند دروازے کو نہیں کھولتا کہ کیوں کر ہوئی۔ اور کوئی شخص اس بند دروازے کو نہیں کھولتا

دوسرے یہ کہ العلماء ورثۃ الانبیاء سے مراد یہی علم ہے جو ہم نے حاصل کیا یا کوئی اور علم مقصد ہے۔ ان دونوں لطیفوں کا جواب حل فرما کر مطمئن فرمایئے؟

الجواب بالصواب :۔ اے برادر عوام کو حضرت الوہیت کے خواص و اسرار کا جاننا بہت مشکل ہے۔ آگاہ ہو کہ وہ لوگ خانقاہ عدم کے گوشہ نشین اور نفخت فیہ من روحی کے وسیع میدان کے شہسوار ہیں اور لوگوں کو ان کے اسرار و امور مخفیہ میں کچھ دخل نہیں اور چونکہ حضرت الوہیت کے لم یزلی بارگاہ قدس میں قرب و اختصاص کی خلعت فاخرہ اور عطیہ عظمیٰ سے سرفراز ہیں اور اپنے حدوث فنا سے بیگانہ ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کو اپنی رکابداری

میں نہیں لیتے اور نہ میکائیل علیہ السلام کو اپنی غاشیہ برداری میں قبول کرتے ایک قدم میں دونوں عالم سے نکل جاتے ہیں اور صحرائے الوہیت وعالم لامکانی میں جو ایک نامحدود وغیر متناہی ہے جولانگری کرتے ہیں خداوند سبحانہٗ کی بارگاہ میں شب و روز بسر کرتے ہیں اور یمحوا اللہ ما یشاءُ و یثبت پڑھ کر بے نام و نشاں جمیع مخلوقات سے بیگانہ رہتے ہیں۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ اس قوم کی عزت کو لوگوں سے مامون و محفوظ رکھتا ہے گر جس کو چاہے انّ مقالید السموات والارض اسی کے واسطے خاص ہے یہ درویش بے خویش درہائے بستہ کو کھول رہا ہے اور مامور بامرہٗ ہے۔ اور لا غالب علی امرہ پیش آتا ہے اور اپنے آپ کسوت بشریت اور شکل انسانی میں اس وجہ سے دکھلاتا ہے کہ اس کا حکم ہے اور تم نے اے برادر سنا ہوگا کہ حضرت سید حیدر الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ نے اپنی ولادت سے کم و بیش دو سو سال قبل ہی حق سبحانہٗ تعالیٰ کے حکم سے متمثل ہو کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو شیر کے سامنے سے رہائی دلائی تھی۔

پس مقربان درگاہ الوہیت کو اس وجود عنصری کے بعد ہر وقت میں تصرف رہتا ہے وہ کبھی تو لباس عنصری پہنتے ہیں اور کبھی وجود مثالی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناجات کے وقت موجود تھے۔ اور جب پوشیدہ باتیں خداوند عالم نے شب معراج میں قاب قوسین اور ادنیٰ کے مقام پر حضرت رسالتمآب فخر کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمائیں تھیں۔ اس وقت بھی وہ لوگ سن رہے تھے اور اصحاب صفہ

کے درویشوں اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مصافحہ کرتے تھے اور انکی حیات و ممات میں انکے ساتھ تھے اور اب بھی ہیں اور وہ کل کو پا چکے ہیں جز کی کیا حقیقت۔ اب آپ پر اس سوال کا جواب کما حقہٗ واضح ہوگیا تو دوسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء سے کون اور کس علم کے علماء مراد ہیں؟

واضح ہو کہ حضرت مردان حق اور بادہ کشان میخانہٗ مطلق باریافتگان حرم محرم وشیفتگان پرتو جمال بے مثال معشوق حقیقی قبل اسکے کہ بمقتضائے منطوق لازم الوثوق حضرت سبحانہٗ تعالیٰ یخرج من بین الصلب والترائب عدم کے نہاں خانہ سے منزل وجود تک پہونچتے ہیں اول ہی روز میثاق کو ہے۔ جلیل الجبار اور ایزد لایزال کی طرف سے بلا حرف و صوت صدائے الستُ بربکمُ سنتے تھے اور ہنوز اسکی یاد ان کے سینہ عرفان سے محو نہیں ہوئی ہے بلکہ وہی حالت اس وقت تک ان پر طاری ہے ان کے مکان میں نہ ماضی ہے نہ مستقبل جو کچھ ازل ابد کی کتاب میں موجود ہے ان کے اذہان صافیہ پر کالشمس فی نصف النہار روشن و ہویدا ہے۔ یہ میراث انبیاء علیہ السلام ہے اور مواہب الٰہیہ اور اسرار باطنیہ سے ہے تحصیل اور اکتساب سے نہیں ملتی۔ اور موافق ان من العلم المکنون لا یعلمھا الا اللہ والعلماء باللہ جمیع مخلوقات کی طرف سے مخفی و محجب ہے۔

یہ حضرات جو کچھ لوح محفوظ میں محفوظ و مکنون ہے معائنہ و مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کی نظر کے سامنے ہے اور اس سے واقف و مطلع ہیں ازل سے لیکر

بہشت دوزخ میں داخل ہونے تک جو کچھ ہوا ہے یا آئندہ ہونے والا ہے ازماہ تا ماہی جانتے ہیں اور کل اور پرسوں کے حالات سے واقف ہیں۔ جیسا کہ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ط اہلِ جنت واہلِ دوزخ کے ظہور کے واسطے ان کے محبت کرنے والوں کو باہم مجتمع نکالو اور آج ان کو مخصوص سے علیحدہ کرو۔ تاکہ سعید و شقی پہچانے جائیں۔

یہ حضرات عالم خدا یگانی پر محیط اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے لقب سے ملقب ہوئے کیونکہ وہی لوگ اس مبارک خطاب کے مستحق و سزاوار ہیں۔ لوگ ذرا سے علم پر مغرور اور ذرا سے زہد و تقویٰ سے مسرور اور ادنیٰ سے شکر پر مشکور ہو جاتے ہیں اس کا کیا علاج عموماً زمانے کا یہی حال ہے۔

اور جو علم آں عزیز نے تحصیل کیا ہے اسکے وسیلہ سے اس سرِ خفی اور رازِ پوشیدہ تک پہونچنا ممکن نہیں کیونکہ اس سرِ خفی کے معنی اور اس کا بیان دراز ہے۔ اور یہ امر مسلم ہو چکا ہے کہ علماءِ ظاہریہ اقوال و حقائق کے سننے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اسی وجہ سے بالکل جدا کر دیا۔ علاوہ بریں بعض اولیاء مستہلک اس راہِ صعب گذار کے معرضِ قتل میں آگئے اور اپنے مقصود و مطلوب تک نہیں پہونچے کیونکہ مقام العلماء ورثۃ الانبیاء پر نہ تھے۔

علم کے انواع میں سے اگر سب کو بیان کیا جائے تو دفتر ہو جاوے اور مقصود تمام علم سے بارتیالے عزاسمہٗ ہے۔

بعض علماءِ ظاہریہ نے یہ جب خوب سمجھ لیا کہ یہ علم بغیر دستگیری مرشدِ کامل حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور بغیر صفائی باطن یہ دروازہ ہرگز نہیں کھل سکتا

اور اپنی استعداد و قابلیت سلوکِ صوفیہ واہلِ صفا نہ پائی۔ یا علوم ظاہریہ کے تحصیل میں مشغول ہو گئے اور غمِ آخرت دل میں لے گئے آخرکار اس علم کو حجاب الاکبر پایا۔ العلماء ورثۃ الانبیاء کے یہی معنیٰ ہیں اور جو علم آپ نے حاصل کیا کسبی ہے جو محنتِ شاقہ و جد و جہد بے شمار سے حاصل ہوا ہے ورثۃ الانبیاء جو وہبی ہے نہ محنت ہے نہ مشقت اگرچہ اہلِ علوم ظاہریہ کے نظریہ میں رنج و مشقت معلوم ہوتی ہے۔ مگر فی الحقیقت یہ افضال و مواہب الٰہیہ اور الطافِ ربانیہ اور حکم لامتناہی ہے جسکو یہ مقام حاصل ہوا اسکے واسطے از بالائے عرش تا زیرِ زمیں سب اسکے زیرِ قدم ہے۔

بارگاہِ الوہیت تبارک و تعالےٰ سے بہ جنت بخشی اور دوزخ آشامی پر مقدر کر دیئے گئے ہیں۔ پشت پدر و رحم مادر سے بامیراث آئے ہیں اور قول سبحانہ، تعالیٰ علم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین ط کے مصداق و مستحق وہی مردان بارگاہ ایزد لم یزلی ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درویشوں کی ایک جماعت تھی جو اصحاب صفہ کے لقب سے ملقب تھے جب سلطان لولاک لما خلقت الافلاک اظہرت الربوبیت سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا مرتبہ و مقام اور منزل اللہ پاک کے نزدیک بلند دیکھا تو ان مسکینوں کیجانب متوجہ ہوئے اور جناب الٰہی میں دعا فرمائی اللّٰھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین برحمتك یا ارحم الراحمین۔ آمین

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مسکینوں کیساتھ خداتعالےٰ سے شرکت کی درخواست فرمائی اس نکتہ کو سمجھا جو سمجھا۔

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی اس مکتوب کو پڑھ کر بیحد متحیر اور سراسیمہ ہوئے لیکن غرور سرکاری کو یکبارگی ذہن سے دور نہ کرسکے اسلئے انہوں نے چاہا کہ حضرت سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ کو گھر پر بلاکر سعادت و ملازمت سے مستفیض ہوں اوراپنی تقصیرات کی معافی چاہیں چنانچہ یہ شعر لکھ کر بھیجا۔

اے نظر آفتاب ہیچ زماں دارت ۔ کیں در و دیوار ما از تو منور شود

چونکہ حضور والاجاہ رضی اللہ عنہ مکاشف عالم صورت و معنی تھے۔ قاضی صاحب کی نیت کا حال آپ پر روشن ہوگیا اور یہ شعر آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔

پرتو خورشید عشق بر ہمہ تابد و لے ۔ سنگ بیک نوع نیست تا ہمہ گوہر شود

اسکے بعد قاضی صاحب موصوف گھبرا کر حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حقیقت معاملہ سے مطلع کیا۔ حضرت میر صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ کے کمالات صوری و معنوی تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اور قرار واقعی کے طور پر خاطر نشین کر کے آگاہ فرمایا اور فرمایا تمہارے واسطے اسمیں فلاح ہے کہ بلا توقف نیاز مندی و اخلاص کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر تقصیرات کرو اور جب حضرت والا کو یہ معلوم ہوگا کہ تم اس حقیر اشرف سمنانی کے پاس آئے ہو تو

توجہ و مہربانی فرمائیں گے۔ چنانچہ ملک العلماء موصوف نے اپنے ظاہر و باطن کو حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ کی توجہ خاص سے درست کیا تو حاضری کے لئے بیچین ہوئے اور بے قراری و بیتابی کے ساتھ حضور اقدس سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقصیرات گذشتہ کی معافی چاہی اور سلسلۂ عالیہ میں داخل ہونے کی درخواست کی حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے نہایت محبت و شفقت سے خوش وقت فرمایا اور سلسلہ پاک کی نسبتوں و برکتوں سے سرفراز فرما کر اجازت و خلافت سے نوازا۔

حضور قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب مین پور تشریف لیگئے تو وہاں قاضی صاحب کی ابتدائی حالت پر تبصرے تھے۔

آپ کی تشریف آوری پر لوگ خوش تھے اور جوق در جوق گروہ در گروہ لوگ جمع ہو رہے (آپ نے اللہ عزوجل کی طرف رجوع) فرمایا اور حکم فرمایا تنہائی اختیار کرنے کو جلوت سے عزم انفرادیت کو خلوت میں اور جمع فرمادیئے لوازمات قیام و سجود کے لئے اور دن میں روزہ رکھتے۔ میدان شہودیت میں ہمت کرتے ہیں پھر جب ان مجاہدات سے غفلت دور ہوئی تو شرارتوں سے محفوظ ہو گئے اور پھر آپ کے روئے منور کی تابناکی کو دیکھ کر وجد میں آئے اور بیہوش ہو کر سجدے میں گرجاتے اور آپ کی غلامی کے گیت گاتے ہوئے اپنی منزل کیطرف بڑھے اور کامیاب ہو گئے۔

حضرت ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے غیر اللہ کے

سامنے سجدہ کی طرح گرنے پر فتویٰ دیا اور تکفیر کی اسکی جو گرا قطب مدار کے سامنے
جب قاضی موصوف حضرت کے حضور حاضر ہوئے روئے انور پر نگاہ پڑی تو آپ
نے حواس کھو دیئے اور بیہوش ہو کر گر گئے جب ہوش آیا تو کہا
یا نور الانوار میں اپنی غلطیوں پر توبہ کرتا ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں۔

نوٹ۔ قاضی صاحب کا یہ واقعہ بھی مکتوب سے قبل کا ہے)

چودھویں فصل

صاحب رسالۃ الوجودیہ نے فرمایا کہ
حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیوض و برکات کے لئے تین
بھائی حاضر ہوئے۔ شجاع، سالک، اور صاحب عرفان آپ نے فرداً فرداً حاضری
کی اجازت دی اور ہر ایک نے اپنی اپنی عرضداشت پیش کی آپ نے ان کے ظرف
کے مطابق حقائق ربانیہ و دقائق انسانیہ سے پہونچا دیا۔ فیضان کے انتہائی مرحلہ
پر داخل فرمایا اپنی نسبتوں میں اور عطا فرمائی خلافت اور پہنا دیا انھیں خرقہ بیضا
اہل بیعت کے طریق پر، اللہ نے اپنا ولی بنا لیا، انکی زندگیاں اہل صفہ کے نقش
قدم پر ہیں۔ یہ زاہد ہیں اہل عفت ہیں جنھوں نے اپنے رہنے کی جگہ پہاڑ کے غاروں
کو بنا لیا برخلاف اسکے لئے اونٹوں کے لئے آرام گاہ، سیر کرنے والوں کیلئے پناہ
گاہ، اور ہرنوں کے لئے ہموار اور آسودہ زمین، لیکن ان حضرات کی زندگیاں اور
معاش صرف توکل رب پر ہے اور یہ ذات ذوالجلال کے شکر گذار ہیں۔ ترک
خواہشات کے دلدادہ، ظلم وستم اور ذلت خواری پر ہمیشہ راضی رہتے ہیں اور لوگ
ان کا نام رکھتے ہیں مداریان یہ گروہ سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ سے ہے۔ جو

تجریدی زندگی گزارتے ہیں) اللہ تبارک و تعالیٰ راضی ہو ان سب سے اور
ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واصحاب وتابعین
پر بیشمار درود وسلام۔

منقبت

ایک بڑی جماعت نے اس سید کی تعریف میں کہا ہے کہ یہ ساری
خلقت کا فریادرس ہے بزرگی اور سعادتوں میں بلند وبالا ہے اور اسکی اولاد سے
ہے جسکی تمام کائنات پر عزت و اقتدار ہے۔ اور یہ اولیاء اللہ میں مدارِ اعلیٰ
اور مرتبہ میں جلیل القدر ہیں جس کا ہر ولی دورہ کرتا ہے، اولیاء کاملین ان سے
سعادتیں حاصل کرتے اور رشد وہدایت پاتے ہیں، آپ کے پاس آنیوالے
کو تکلیف نہیں پہونچتی،

شفاء ملتی ہے ان سے بیماروں کو اور عطا فرما دیتے ہیں یہ طلب سے کہیں
سوا۔ نہ جانے کسقدر درویش اپنا ملجا و ماویٰ سمجھ کر اپنی التجائیں لیکر آتے ہیں
آپ ان کے غم واندوہ کو دور کر دیتے ہیں۔

روشن اور صیقل ہو جاتے ہیں ان کے قلوب آپکی توجہ سے جنکے سینوں
میں آپکی محبت اثر کر گئی۔

جس نے آپ کی مدح کی اور پڑھا آپکے ذکر کو اس سے آزمائشوں کی
تمام خامیاں مٹ جاتی ہیں،

مالداری کے اہل نہ ہونے پر بھی کسقدر عطا فرماتے ہیں، کتنے اچھے ہیں
میرے داتا۔

ان کی مدحتیں جو ہماری دل پسند ہیں جب چھپ جائینگی تو عزت والی ہونگی، اور جب لوگوں کی پیاس زیادہ بڑھ جائیگی تو یہ رفع تشنگی ہوں گی آخر دن میں،

رحمتیں ہوں حضرت ذات احمد پر اور آپکی سجدہ ریز آل پر

اور اصحاب رشد پر اور زندہ مدارُ الہدیٰ پر۔

اللہ تعالےٰ معاف فرمادے آپکی مدح کرنے والوں کو اور جنہوں نے لحن سے گایا ہے۔ اور صحبت اثر کر گئی اور وہ خواہش پوری ہوگئی۔

پندرھویں فصل

حضرت سیدنا و مولانا قطب الاقطاب وغوث الاحباب سیدّ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، کی ملاقات جب حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور صحبت میں کچھ عرصہ گذرا، تو غوث پاک کی کیفیت کو دیکھا کہ خلافت محمدیہ کے امام اور اصلاح کرنے والے ہیں دین کے اور عالی ہمت ہیں دین کے زندہ رکھنے میں، اسکے باوجود حال پر اسماء جلالیہ کا غلبہ ہے اور منہ سے جذبات میں انا اللہ نکل جاتا اور سمجھ بھی نہ پاتے کہیں کیا کہہ گیا۔ اور غضب وجلال کا یہ حال کہ نظر اوپر اٹھاتے تو اڑتے ہوئے پرندے جل بھن کر نیچے گر جاتے۔ اور جیلان کے ایک شخص پر غضب فرمایا جو آپکی جماعت سے نکلا ہوا تھا اور غیظ فرمایا گھر کو اس کے آگ لگ گئی۔ اور جل کر خاک ہوگیا۔ شعلے بھڑک اٹھتے تھے چہرے کی تابانی سے اور ہر ایک خوفزدہ ہوتا تھا گرمیٔ قہر سے۔ یہ تمام کیفیات کا حضور سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

نے جب مشاہدہ فرمایا تو اپنی خصوصی توجہ سے بجھا دیا اس غیظ وغضب کو جو انھیں قہر سے ملا تھا اور فرمایا اے عزیز وسیع النظر ہمکو اپنے جد کریم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت خصوصی پر گامزن ہونا چاہیئے۔

جسکو مولےٰ تعالےٰ نے خطاب فرمایا ہے وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلّا رَحمَۃً لِلعٰلَمِین ط پھر دیکھا تمام عالم نے کہ حضور رحمتِ کامل صلے اللہ علیہ وسلم طائف کے شریر و اوباش لوگوں کیلئے دعوتِ خیر لئے کھڑے ہیں۔ ان فاسقوں اور فاجروں نے آپ کی پنڈلیوں کو زخمی کر دیا، خون سے جوتیاں بھر گئیں۔ پہاڑوں کے متعینہ فرشتے آپ کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرمائیے ہم ان کو ہمیں ویں مع اہل وعیال کے پہاڑوں کے درمیان یہانتک کہ کوئی زندہ نہ بچ سکے۔ لیکن رحمۃ اللعالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رحمتِ کاملہ کا حقدار کائنات کا ہر جز ہے ارشاد فرمایا مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو شعور عطا فرمادیے، کہ اسکو اور اسکے نبی کو پہچانیں۔

اے عزیز ہمارے جد کریم کی اُمت ہماری نرم دلی اور خوش اخلاقی کی زیادہ سے زیادہ حقدار ہے، حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی توجہات نے آپکی کیفیت جلال کو جمال میں تبدیل کر دیا۔

علامہ نیاز احمد صاحب نیاؔز بشیری نے منقبت قطب المدار میں اس واقعہ کو اس طرح نظم کیا ہے

شاہِ جیلانی پہ تھا اسمِ جلالی کا ظہور
جب نظر اٹھتی تھی گر جاتے تھے جل بھن کر طیور
چشمِ رحمت سے تری سوزِ تجلیٔ جلال
بن گیا اک آن میں شمعِ شبستانِ جمال

اِنَّ بَیْتًا اَنْتَ سَاکِنُہٗ لَیْسَ مُحْتَاجًا اِلَی السُّرُجِ

مدح کرو میری قوم کے لوگو خوش روئی کے ساتھ اس قطب کی جو گھیرے ہوئے کائنات کو حلبی سید ہیں نکوکاروں کے تاجدار ہیں، فضل بحر بیکراں اور مدح کے حقدار ہیں خوارق وعادات اور کرامات میں یگانہ روزگار اور عجیب ہیں آپکی نیکوکاریاں

. حضرت عبدالقادر جیلانی محبوب ہوگئے کہ وہ محبوب ہیں قطب مدار کے، اور یہ آنکھیں ہیں انکی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ات کے لئے جو آنکھوں کی آنکھ ہیں بشارتوں کے لئے۔

اے پروردگار ان کی مودت ودوستی آسان فرمادے کیونکہ ان کا قرب تیرے واسطے احسن ہے، رحم ومغفرت فرما اور حفاظت فرما ہمارے احباب و مصاحب کی اور انکی حیات کو زیادہ کر زیر سایہ بزرگوں کے اور برکتیں عطا فرما. تجارتوں اور زمینوں میں زراعت وتخم ریزی سے اور صحت عطا فرما. روحانی وجسمانی بیماریوں سے اور خاندان والوں کے سکون واطمینان سے اور پاک وحلال رزق عطا فرما. بیچارگی کو دور فرمادے، اور بندۂ شرمسار پہ رحم فرما.

جس نے حضرت قطب المدار اور انکے اصحاب کے اصول وفصول کا تذکرہ کیا جیسا کہ حق تھا!

اے پروردگار صلوٰۃ وسلام ہو حضرت مدنی سردار پر اور افضل والے آل واصحاب پر اور ان کے متبعین پر اور ہمارے اماموں وحضرت قطب المدار پر اور معاف فرما مادح کو اور سامعین کو جنھوں نے پھلوں سے ان کا استقبال کیا اور پانی پلایا اور شربت پیش کیا اور گل پاشی کی۔

اے قطب المدار آپ کے نام پر دم دم مدار کہہ کر دیگیں بھری جاتی ہیں اور بغیر آگ جلائے چاولوں کی دیگیں پک جاتی ہیں۔

اے حسن عادات وزینت سادات جہادات میں سنبھالئے۔

اے قطب مدار ہمارے لئے، کریم وہاب سے کہہ بخشدے ہمکو اور رحم فرمائے اور دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔

اے رب اعلیٰ رحمت کاملہ نازل فرما محمد اعلیٰ پر اور انکی آل واصحاب پر اور حضرت قطب المدار پر،

اور سلام ہو انپر جو جوارِ عزت وکمال قطب مدار میں ہیں۔ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو، ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہمارے لئے نعمتوں کو پورا فرمادے بتوسل قطب مدار کے

سولھویں فصل

صاحب مدار الکرامات نے فرمایا کہ جب جمادی الاولیٰ کا چاند نکلا ۸۵۸ھ میں (یہ تحقیقی لغزش ہے یا کتابت

کی غلطی اور تمام کتب مصدقہ معتبرہ سے سنہ ۸۳۰ھ ثابت ہے اور تمام محققین اسی پر متفق ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بھی گذر چکا ہے،

تو آپ نے بلایا اپنے خلفاء و مریدین کو اور احباب معتقدین کو اور فرمایا ارشاد باری ہے کل نفس ذائقۃ الموت ہر شئے فنا ہونے والی ہے سوائے ذات حی قیوم کے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

جب کسی کو موت آتی ہے تو ایک لحظہ کے لئے دیر ہوتی ہے نہ جلدی اسکے بعد آپ نے وصیتیں فرمائیں اور اپنے رب سے دعا فرمائی اور خوشی کا اظہار فرمایا اسکی قربت سے جسکو بقائے دوام ہے۔ اسکے بعد آپ حجرۂ مقدسہ میں تشریف لیگئے اور دروازہ ثانیہ کو بند فرمالیا۔ مریدین و متوسلین کو بڑا احساس ہوا اور کہا حیات عارضی تمام ہوئی اور پروردگار نے انھیں واپس فرمالیا۔ کیونکہ فردوس بریں کی جماعت آپکے لئے مشتاق ہے۔

جب دروازہ کھولا تو آپ کے احوال کو ویسا ہی پایا جیسا کہ سمجھا تھا اور کہا ان سبھوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وانا الی ربنا لمنقلبون الحمد للہ الحی القیوم الباقی الدائم۔ مردانِ غیب نے آپکو غسل دیا تھا اور تکفین کیا۔ اسی لباس میں جو ہمیشہ آپکے زیب تن رہا نماز پڑھی گئی۔

(حضرت مولنا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ حضرت مولنا موصوف کے لئے سرکار نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ حسام الدین پڑھائینگے اگرچہ موقع پر مولانا موصوف نہیں تھے لیکن

آپکی اس وصیت کا القا انکے قلب پر جونپور میں ہوا اور وہ وہاں سے دیوانہ وار چلدیئے۔ یہاں بروقت پہونچ گئے اور تمام دعائے کی تکمیل فرمائی اسکے بعد تدفین عمل میں آئی)

اس کے بعد والئ جونپور ابراہیم شرقی نے آپ کا روضہ مقدسہ تعمیر کیا اور آستانہ مقدسہ سے آراضیات وقف کیں۔

رضی عنہ من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد

رحمت وسلام نازل فرما اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو خیر الانبیاء و افضل الاموات واحیاء ہیں اور آپکی آل و اصحاب پر جو جہاد و تقویٰ والے ہیں اور تابعین و اولیاء و نقباء، علماء پر جنکی خوب سے خوب تر تعریفیں کی گئیں۔

دُعَا

اے اللہ تیرا شکر ہے جو ہمکو ہدایت فرمائی انبیاء واولیاء کے توسل سے اور انعام فرمائیں نعمتیں بحساب اور انواع واقسام کے رزق۔

درود وسلام بھیجے اپنے حبیب سیدنا محمد پر جو پہونچانے والے ہیں راہ مستقیم پر اور انکی آل حسنین مجتبین پر اور اصحاب کرمین اور ان کے متبعین پر اور ہر وقت مانگتا ہوں تجھ سے جو ترے محبوب کے ہیں جس سے ہم نے طریقت پائی جسکو خلعت ولایت وامارت اور ہدایت پہنایا گیا۔ ید بیضا وچمکدار ہاتھوں سے بیعت کیا گیا اور حضرت ملک العلام کی اجازت پر حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام نے جسکو تربیت اور بشارت دی یعنی سیدنا ابی تراب علی جو مشہور ہیں خواجہ زندہ شاہ مدار حلبی المکنپوری رضی المولےٰ تعالےٰ عنہٗ جو اولیاء عظام وابرار کرام اور تیرے نیک بندے اہل ایمان وکمال اسلام ہیں۔

بخشدے اور رحم فرما ہم پر اور خاتمہ بالخیر ہو ہمارا۔

اے مولیٰ تمام تعریفیں تیرے لئے زیبا ہیں تیری حمد بڑی نعمت ہے اور شکر تیرا مستوجب کرم ہے۔

درود وسلام اس صاحب عظمت واکرام ونجم وارحام پر جسکی دوستی نے تمام عالم کو آسودہ وسیراب کر دیا جسکی محبت نے کشادہ کر دیا عاشقوں کے دلوں کو، جسکی مدح محبوب کو آب تشنہ اور جنوں کے لئے منزل یعنی

سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جس پر مدار ہے ہست وجود کا۔ جس سے روشن ہوئے منار اعیان، جس سے چمکے ہیں بصرہ وکنعان، اور اسکے آل واصحاب قادر زمان پر اور اسپر جو اس کا قلبی محبوب وچنندہ ہے بنی عدنان سے اور اسپر جسکو خلعت خاص اور کسوت بیضا وجو کہنہ ہوا اور نہ میلا ہزاروں زمانے کروروں حوادثات کے باوجود حضرت قطب المدار اور متبعین وائمہ اور علماء وعرفاء ومشائخ اور اقطاب وابدال واوتاد ونقباء اور اولیاء ونقباء پر۔

اے اللہ، اے گردش دینے والے افلاک کے درمیان ادوار کو اور چلانے والے نجوم وسیارگان کے اور منور کرنے والے قلوب عارفین کو، اور ظلمت شبہات واغیار کی نحوستوں سے حفاظت فرما اور ہمارے باطن کی ریا وعجب ونفاق وتنگی سے اور بچالے ظاہر کو فحش ومنکرات سے۔

اے پالن ہار، اے مددگار! محض مغفرت چاہتا ہوں تیرے ولی حضرت سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہٗ کی قربت وبرکت سے۔

اور بچالے ہمکو دارین کی تمام ذلت ورسوائی اور آفات سے۔

محفوظ رکھ ہم کو جہنم کی آگ اور برے گھر کے سایہ سے۔

ان سبھی کو محفوظ رکھ جس نے تیری مدح کی اور جنھوں نے مدح کے لئے اکسایا اور تمام حاضرین وانکی اولادوں اور احباء واقرباء کو۔

اے معبود برحق ہم کو صلحاء کی نیکیوں کے قریب فرما جو بڑے مداح ہیں تیرے۔

پیارے محبوب کے جیسے اقطاب بالخصوص حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ، جنھوں نے ترقی کی نذر و فخر ہیں۔

اے اقتدار و عزت والے! ہماری غفلتوں کو دور فرما اور ضعف و بیماری اور فقر و فاقے سے بچا ہم کو اور اپنے اغیار سے،

اے معبودِ برحق! اے رحمٰن! رحم و نرمی فرما، میرے گناہوں کو معاف فرما۔

اور میری التجا کو قبول فرما۔

بےحساب رحمت و سلام ہو شب و روز حضرت طٰہٰ پر اور آلِ باوقار پر اور اصحابِ عظام و تابعین کبار پر۔

ہزار ہزار بار حمد و ثنا تیرے لئے اے ربِّ جلیل!

میں بندہ ذلیل و حقیر ہوں۔

اے قدوس ذی اقتدار! بابرکت کر دیجئے ہمارے لئے ذاتِ قطب المدار کو اور عطا کر دے ہم کو خیر الدیار جو جوار دادا مدار رہے۔

اے عزت دینے والے! رحمت و بخشش فرما اور نعمتیں عطا کر دے اور جنت میں شامل فرما حضرت قطب مدار کے ساتھ۔ (آمین)

بحرمۃ النبی وآلہٖ وبحق سیّد بدیع الدین احمد ادم

انعکاس

عالی مرتبت شیخ طریقت قبلہ محترم حضرت مولانا حکیم قبلہ سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی جعفری مداری دامت برکاتہم

هو البدیع

بسم اللہ العزیز الرؤف الرحیم ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الطیبین الطاهرین واصحاب المکرمین وعلیٰ اولیاء الکاملین بالخصوص سیّدنا مدار العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اما بعد

زیر نظر کتاب الکواکب الدراریہ علامہ محمد جالی ابن علامہ قالی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار ہے۔ علامہ موصوف علم و عرفان کے بحر ناپیدا کنار تھے اور اپنے دور کے باعظمت محققین کی صف اول میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

کتاب ہٰذا میں علامہ جالی رحمۃ اللہ علیہ نے آفتاب ہدایت شہنشاہِ ولایت حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار الملقب زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ و مدارج عظمیٰ پر محققانہ روشنی ڈالی ہے اور جو منظومات مناقب ہیں وہ علامہ موصوف پر درجات سیدنا سید مدار العالمین کی معرفت کا عکسِ جمیل نظر آتے ہیں جن کے ہر ہر لفظ سے عقیدتوں کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔

الکواکب الدراریہ کی زبان عربی ہے۔ میں نے جب اس نادر و نایاب

نسخہ کا مطالعہ کیا تو میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کاش اس کا ترجمہ ہو جائے تاکہ زبان عربی سے نابلد حضرات بھی اس کوکب تابندہ سے اپنی آنکھوں کو جلا بخش سکیں اور انوار معرفت قطب المدار رضی اللہ عنہ سے اپنے قلوب کو منور کر سکیں

الحمد للہ کہ خدائے عزوجل نے اس آرزو کو برلانے کیلئے ایک عالم دین و فاضل ادب حضرت مولینا مولوی محمد باقر صاحب وقاری مداری جالسی کو یہ توفیق بخشی کہ انھوں نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کو کام میں لاکر اور اپنا قیمتی وقت صرف کرکے اس کتاب لاجواب کا عربی زبان سے اردو میں ترجمہ فرمایا۔ اور یہ کوکب درخشاں جو اب تک پردۂ ابر میں پنہاں تھا، اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ منظر عام پر آکر انوار عرفان قطب المدار رضی اللہ عنہ برسانے لگا۔ پروردگار عالم اپنے حبیب پاک کے صدقے میں، مؤلف و مترجم کتاب الکواکب الدراریہ پر اپنی بے شمار رحمتوں کی بارش فرمائے اور مترجم کتاب ہذا پر علم و عرفان کے دروازے کھول دے۔ آمین

قارئین کرام! الکوکب الدراریہ جیسی حقائق و معارف سے لبریز کتاب کے مطالعہ کے بعد شدت سے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ سرکار سرکاراں سیدنا سید قطب المدار رضی اللہ عنہ کے مختصر اخلاق عالیہ اور اقوال قدسیہ کی ہلکی سی جھلک بھی پیش کر دی جائے جو طالبان معرفت کے لئے مشعل راہ ہو اور مجھ عاصی کے لئے وسیلۂ نجات بن جائے۔ اس لئے بطور ضمیمہ یہ چند سطور بغرض حصول سعادت شامل کتاب ہذا کر رہا ہوں۔

حضور سیدنا سید مدار العالمین کے اخلاق عالیہ کی ہلکی سی جھلک

شہنشاہ ولایت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ، انک لعلی خلق

خُلق عَظِیم کا پر تو جمیل تھے۔ حیات مبارک سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مطابق بسر فرمائی اور حلقۂ ارادت میں داخل ہونے والے تمام مریدین و خلفاء سلسلۂ عالیہ کو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جو دائرہ شریعت سے باہر ہے ہمیں اسکی ضرورت نہیں اور فرمایا جسکی ہر حقیقت کی شہادت شریعت نہ دے زندقہ ہے۔ آپ اکثر ارشاد فرماتے تھے۔ ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو اور جڑ جائے جسے جڑنا ہو، جو پاسدار شریعت مصطفوی نہیں۔ ہمیں اسکی ضرورت نہیں۔

آپ رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمت کامل کا نمونہ تھے ہر کہہ و مہہ پر فیضان کرم یکساں تھا۔ غرباء و مساکین، ضعف و ناتواں ہر ایک اس پیکر خلق عظیم کے دربار دُربار میں حاضر ہوتا۔ اور آپ سب سے حسن تواضع سے پیش آتے تھے۔ فضول اور لایعنی گفتگو سے زبان کو کبھی ملوث نہ ہونے دیا جس پر نگاہ کرم ڈالدی۔ وہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا نظر آیا۔ حضور نے کبھی امراء و سلاطین کے درباروں میں حاضری نہیں دی لیکن آپکے اخلاق کریمانہ کا یہ اثر تھا کہ بڑے بڑے امراء و سلاطین، علماء و صلحاء، مفسرین و محدثین اور محققین نیازمندانہ حضوری میں باریاب ہوتے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق نعمات دنیوی و اخروی سے متمتع ہوتے تھے۔ جسے آپکی صحبت میسر آگئی تھی اس میں دنیا سے بے نیازی پیدا ہونے لگتی تھی۔

سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ کی بلند اخلاقی اور مبلغ رسائی عالم کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ ہندوستان جیسے اوہام پرست ملک میں آپ تیسری صدی ہجری میں بحکم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جب یہاں مسلمانوں کا نام

وفشاں نہ تھا۔ فاتح سندھ محمد بن قاسم کی قائم کردہ حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی فاتحین سندھ، سندھی زبان میں عربی کے جو اثرات چھوڑ گئے تھے۔ ان کا وجود بھی باقی نہ رہا تھا جنوبی ہند کے ساحلی علاقہ میں بغرض تجارت آنے والے چند مسلمان خال خال نظر آتے تھے۔

آپکو ایک ایسے ملک اور ایسی قوم سے سابقہ پڑا تھا جہاں کی زبان رہن سہن، رسم رواج طور وطریق یکسر جداگانہ تھے۔ ایسے ہی مشرکانہ ماحول اور ظلمات کفر میں آفتاب مداریت کو طلوع ہو کر اپنی ضو پاشیوں سے ہندوستان کی سرزمین کو مطلع انوار بنانا تھا۔ خالق کائنات نے آپکو روحانی قوت سے نوازا تھا۔

"شمس الافلاک" سب سے پہلے ساحل مالابار پر جلوہ ریز ہوا اور اپنی تجلیات اخلاق سے عوام وخواص کے قلوب کو منور کرنے لگا۔ شعاع ولایت جس پر پڑتی وہ کھنچا چلا آتا۔ سرکار سرکاراں انکے سامنے اسلام پیش فرماتے، عوام حقانیت اسلام اور کمال خلق مدار العالمین سے متاثر ہو کر دعوت اسلام کو قبول فرماتے اور کلمۂ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے۔ آپ انھیں روحانیت کا درس دیتے۔ انھیں اسلام قبول فرمانے والوں میں ایسے ایسے اکابر اولیاء ہوئے جن کے آستانوں سے آج بھی فیضان مدار العالمین جاری وساری ہے۔

آپ نے قریہ قریہ شہر شہر گھوم کر دعوت اسلام دی اور اپنے عمل سے اخلاق محمدی کے بہترین نمونے پیش فرمائے۔ ہندوستان کے چپہ چپہ پر بنی ہوئی خانقاہیں آج بھی شہادت دے رہی ہیں کہ یہ وہ سرزمین ہے جو قدوم پاک قطب المدار رضی اللہ عنہ کے صدقے میں نور اسلام سے منور اور تابناک نظر آرہی ہے۔

آپ تنہا تشریف لائے تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے ان گنت لوگوں کو

مشرف بہ اسلام ہی نہیں فرمایا بلکہ ہزاروں کو مبلغ اسلام بنا کر اور اپنی خلافت سے نواز کر چہار گوشۂ ہند میں روانہ فرما دیا۔ آپ کسی حلقہ اور کسی گوشۂ ملک میں تشریف لے جائیں تو آپ کو کسی نہ کسی خلیفۂ قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا آستانہ ملے گا۔

آپ کے اخلاق عالیہ کا یہ تاثر ہے کہ آج بھی دار النور مکن پور شریف میں آستانۂ پاک پر بلا امتیاز مذہب وملت ہر قوم کے افراد اپنے اپنے دلوں میں عقیدت کی شمعیں فروزاں کئے ہوئے حاضری دیتے ہیں۔ بالخصوص ہندو حضرات کی عقیدتوں کا تو یہ عالم ہے کہ شدید ترین سردی کے زمانہ میں ۴ بجے صبح دریائے ایسن میں غسل کر کے آدھی دھوتی باندھے آدھی اوڑھے ہوئے نعرۂ مداریت لگاتے ہوئے دربار فیض میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور گلہائے مراد سے اپنے اپنے دامنوں کو بھر لے جاتے ہیں اور کیوں نہ دامن بھر لے جائیں اس لئے کہ آپ خلق محمدیؐ کے مظہر ہیں۔ اور بلا شبہ اس دیار ہند کے محسن اعظم ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اولیاء اللہ سے وابستگی رکھ کر دامن مدار کو اپنے سروں پر لئے ہوئے ہیں۔ اور بدبخت ہیں وہ بدعقیدہ وگمراہ فیضان ولایت کے منکر جنکو جہلیت کو اپنا مقدر بناتے ہیں۔

پروردگار عالم! دامن مدار ہمارے سروں پر تا ابد سایہ فگن رہے۔ اور انھیں کی تعلیمات کی روشنی میں ہم اپنی دنیا وعقبیٰ کو سجا سنوار کر تیرے دربار میں سرخرو بن کر حاضر ہوں۔ آمین بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بحق سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ

خاکپائے اولیاء

ولی مداری

تعلیمات

سرکارِ سرکاراں حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رض

(اقتباس از کتاب شمس الافلاک)

- آپ نے ارشاد فرمایا۔ طالب حق کو لازم ہے کہ ادائیگی فریضۂ نماز کے بعد نوافل کی کثرت کرے اور شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہے ہوا و ہوس سے اپنے نفس کو محفوظ رکھے۔ ہر سانس یادِ الٰہی میں گذارے، ہر لمحہ اس کی رضا مدِ نظر رکھے، دل کو پراگندگی سے بچائے، مخلوقِ خدا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ نفس کی شرارتوں میں مبتلا نہ ہو۔ اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے۔ عیب جوئی اور غیبت سے سختی سے پرہیز کرے اور ہمیشہ سنت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گذارے۔
- فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گذارے۔"
- فرمایا۔ "سچے مومن شیطان کی اطاعت نہیں کرتے"
- فرمایا۔ "ایمان قول و عمل کے مجموعے کا نام ہے۔ قول و عمل کی مطابقت کے بغیر حق تعالےٰ کے پاس قبولیت نہیں۔"
- فرمایا۔" اخلاص اور سنت کی موافقت کے بغیر حق تعالےٰ پاس قبولیت نہیں۔"

- فرمایا۔ "توبہ کیجئے اور توبہ پہ قائم رہئے۔ کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں توبہ قائم رہنے میں ہے۔"
- فرمایا۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے۔ توحید اور اخلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد کو مضبوط کیجئے۔
- فرمایا۔ ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے۔ پھر اس میں دنیا و آخرت کی یکساں محبت کیسے ممکن ہے۔
- فرمایا۔ آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہرے ہیں۔ اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے
- ڈر کے قابل اور امید کے لائق صرف وہی ہے۔ اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو۔"
- فرمایا۔ آپ اپنے تمام معاملات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور کمربستہ ہو جائیں اور حکم و اتباع کے لئے تیار رہیں۔"
- فرمایا۔ جب آپ عالم ہو کر عامل بن جائیں گے۔ پھر اگر آپ خاموش بھی رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔"
- فرمایا۔ اگر قلب مہذب بن جائے تو اعضا بھی مہذب ہو جائیں گے۔
- فرمایا۔ بغیر عمل علم بے حقیقت ہے وہ نفع نہیں دے سکتا۔
- فرمایا۔ صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کردے اور سوا خدا تعالےٰ کے کسی کے ساتھ سکون نہ لے۔

پوچھا سالک کسے کہتے ہیں، فرمایا کہ سالک وہ ہے جو چاہتا ہے کہ آسمان

چلا جائے۔ یعنی ہر وقت قربِ خداوندی کے تجسس میں رہتا ہے۔

پوچھا قلندر کسے کہتے ہیں؟

- فرمایا۔ قلندر وہ ہوتا ہے جو صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ یا تخلقوا باخلاق اللہ والتصفوا بصفات اللہ۔
- دریافت کیا گیا انسان بزرگ ہے کہ کعبہ؟

فرمایا آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبہ پر صفات کا۔

حضرت خواجہ قاضی مطہر قلندر شیر ماورالنہری رحمۃ اللہ علیہ نے (جو آپ کے خلیفہ ہیں) عرض کیا کہ حضور نماز شریعت اور نماز طریقت میں کوئی فرق ہے؟

- فرمایا۔ نماز کے ادا کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں یکساں ادا کی جاتی ہیں۔ البتہ نماز شریعت ادا کرنے میں اگر دل میں دنیوی وسواس وخیالات آجائیں تو بلا اکراہ نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز طریقت کے درمیان دنیا کا خیال بال کے سترویں حصے کے برابر بھی ذہن میں آجائے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔"
- قاضی صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فقر اور غنا میں کیا فرق ہے؟
- فرمایا۔ الفقر نورٌ من انوار اللہ والغناء غضب من اغضاب اللہ، یعنی فقر انوار و تجلیاتِ الٰہیہ میں ایک نور ہے اور غنا اللہ تعالےٰ کے غضب میں سے ایک غضب ہے۔

(یہاں غنا سے مراد حُبِ مالِ دُنیا ہے)

شجرۂ عالیہ طیفوریہ مداریہ

واجب صد تحیۃ و تسلیم ... ذاتِ پاکِ رسولِ ربِّ کریم
بھیجنا چاہیئے درود و سلام ... آل و اصحابِ مصطفےٰ پہ مدام
رہبرِ عشق سرگروہِ ولا! ... یعنی مولےٰ علی شیرِ خدا
قاسمِ بادۂ علومِ علی! ... ساقئ عاشقاں حسن بصری
ہو تصدق عقیدتوں کے گہر ... ذاتِ پاک حبیبِ عجمی پر
عارفِ ذاتِ خالق ادراک ... حضرتِ شاہ بایزید پاک
آفتابِ سپہرِ دینِ مبیں ... حضرتِ سید بدیع الدیں
گلشنِ عشق کی وہ تازہ بہار ... ذات پر جسکی دو جہاں کا قرار
پایا قطب المدار جس نے لقب ... جس کا ہے حسنی و حسینی نسب
چمکے بن کے کواکبِ اسلام ... جسکے خلفاءِ باوقار تمام

اُن کے صدقے میں کبریا ہم کو
بخشدے حبِّ مصطفےٰ ہم کو

سلام بارگاہ قطب المدار رضی اللہ عنہ

از عقیدت مخدوم ملت عارف باللہ حضرت مولانا حکیم سید علی شکوہ قدس سرہٗ

تضمین حضرت ولی مداری مکنپوری

رہِ حق نما سلامٌ علیک — تابشِ دوسرا سلامٌ علیک
مہرِ دینِ ہدیٰ سلام علیک — قطبِ ہر دوسرا سلامٌ علیک
میرے مشکل کشا سلامٌ علیک

آشنائے رموزِ سرِّ نہاں — آئینہ دار جلوۂ پنہاں
مظہرِ رازِ معنیٔ عرفاں! — طرۂ تاجِ صالحینِ زماں!
خسروِ اتقیا سلامٌ علیک

مرکزِ نازِ حسن و عشق صفت — بزمِ کثرت میں حاصلِ وحدت
شاہ کارِ شریعت و سنت — ہادیٔ دینِ ہدیٰ ملت!
پیشوا رہنما سلامٌ علیک

وارثِ عظمتِ رسولِ امم — بزمِ عرفاں میں برتر و اکرم
واقفِ معنیٔ حدوث و قدم — اے حریمِ الست کے محرم
خاصۂ کبریا سلامٌ علیک

بینوا در پہ آ کے کہتے ہیں — غمزدہ مسکرا کے کہتے ہیں
اہلِ دل تلملا کے کہتے ہیں — اولیا سر جھکا کے کہتے ہیں

اے شہِ اصفیا سلامٌ علیک

قاسمِ جلوۂ کمالِ خودی — کاشفِ عقدۂ رموزِ خفی!
شمعِ دودمانِ بزمِ نبی! — نونہالِ ریاضِ مصطفوی
نازشِ مرتضیٰ سلامٌ علیک

دل کی گہرائیوں سے صبح و مسا — یوں ہی جاری رہے لبوں پہ صدا
ہر نفس ہر گھڑی ہر اک لمحہ — جملہ مخلوق کی طرف سے شہا
تا بہ روزِ جزا سلامٌ علیک

ہیں ولی اہلِ معرفت کے گروہ — عاشقانِ جمال کا انبوہ
مٹ گئے دل سے سب غم و اندوہ — دیکھ کر جلوہ شہ کا بولے شکوہ
مرحبا مرحبا سلامٌ علیک

منقبت

بپیش حضور سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

از عقیدت مخدومی حضرت مولانا حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی مداری دامت برکاتہم

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما — ما طالبان و مرشدِ کامل مدار ما
قلب و نظر کو اپنی طلب کے سوا ملا
پایا رخِ مدار پہ جلوہ جو ذات کا
یہ کہہ کے جذبِ شوق نے سر کو جھکا دیا — دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

تیری کرم نوازی کا کوئی نہیں شمار — جس پر ہے آخرت کی بھلائی کا انحصار
مالک وہ تو نے ہمکو وسیلہ عطا کیا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

الحاد کا مٹایا اندھیرا ہے آپ نے — عشقِ نبی کا نور، بکھیرا ہے آپ نے
مہرِ حلب کی پھیل گئی ہر طرف ضیاء
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

مٹجائیگا لکھا ہوا قسمت کا بخدیو — تم واسطہ خدا کو مدارِ جہاں کا دو
ہم نے تو پالیا ہے طلب سے کہیں سوا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

بوجہلیت کا بھوتا پھلتا نہیں شجر — مانا شرارِ بولہبی کا اٹھا ہے سر
لیکن منافقوں میں پرواہ نہیں ذرا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

دشواریاں بہت ہیں ہزاروں ہیں پیچ و خم — رہزن ہیں لاکھ ساتھیو اس کا کرو نہ غم
منزل پہ ہے پہونچنے کا بس ایک راستہ
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

آلامِ زندگی سے انھیں دیجئے نجات — حاضر ہیں جتنے لوگ اُمیدِ کرم کیساتھ
ہر قلبِ مضطرب کی زباں پہ ہے یہ صدا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

تابِ مجالِ عرض ولی کو نہیں تو کیا — میرے حضور نے مجھے کیا کچھ نہیں دیا

بیساختہ زباں سے ہے جب بھی نکل گیا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدارِ ما

منقبت

اے مدارِ جہاں جانِ خیر الامم — اک نگاہِ کرم، اک نگاہِ کرم
آپ ہیں مفتخر آپ ہیں محتشم — اک نگاہ کرم، اک نگاہِ کرم
زینتِ گلشنِ فاطمی آپ ہیں
وارثِ علمِ مولےٰ علی آپ ہیں
آپ اغواث واقطاب کے محترم — اک نگاہِ کرم، اک نگاہِ کرم
عام نورِ حقیقت کی تابانیاں
جلوۂ طور افگن ہے لِتا یہاں
حسنِ خضرا یہاں اور جمالِ حرم — اک نگاہ کرم، اک نگاہِ کرم
اب کہاں رشتۂ الفتِ باہمی
موجزن دل میں ہے نفرتِ دائمی
بنگئے طعنِ اغیار تیرِ ستم — اک نگاہ کرم، اک نگاہِ کرم
کسمسائے ہوئے میرے حالات ہیں
تلملائے ہوئے دل کے جذبات ہیں
رونما ہر طرف سے ہیں آثارِ غم — اک نگاہ کرم، اک نگاہِ کرم

تلخیاں زندگی کی ہیں حد سے فزوں
سعیٔ ضبطِ الم بھی کہاں تک کروں
ایک دل اور ہیں لاکھ طوفانِ غم — اِک نگاہ کرم، اِک نگاہِ کرم
ہیں امیدوں کی ڈالی سجائے ہوئے
کچھ بھکاری ہیں سرکار آئے ہوئے
دامنِ دل پسارے ہیں باچشمِ نم — اِک نگاہِ کرم، اِک نگاہِ کرم
صدرِ بزمِ ولا نورِ چشمِ نبیؐ!
ہے یہی دل میں اک آرزوئے ولیؔ
آپ ہوں سامنے اور کہتے ہوں ہم — اک نگاہِ کرم، اک نگاہِ کرم

منقبت

اُلفتِ قطبِ جہاں دل میں بسائے رکھئے — اس کرامت کو ولیؔ اپنا بنائے رکھئے
آرزوؤں کے چراغوں کو جلائے رکھئے — لَو درِ قطبِ دو عالم سے لگائے رکھئے
بارشِ لطف و کرم ہو کے رہے گی اک دن — حوصلہ تشنگیٔ دل کا بڑھائے رکھئے
زحمتِ جلوہ نمائی بھی کریں گے آقا — جذبۂ شوق کو آئینہ بنائے رکھئے
کشتیٔ دل کو مری بحرِ الم میں آقا — موجِ برہم کی نگاہوں سے بچائے رکھئے
مجھ کو طوفانِ حوادث کا کوئی خوف نہیں — آپ دامانِ کرم میں چھپائے رکھئے

ٹوٹ جائیں نہ کہیں دل کے سہارے آقا — اس بلا سے مِرے سرکار بچائے رکھئے
عزمِ اعدا تو ستا کر ہی رہینگے اک دن — حوصلے دل کے ذرا اور بڑھائے رکھئے
میرے جیسوں کو عطا کر کے غلامی کا شرف — مقدر جو ہے بنایا تو بنائے رکھئے
پیش کرنا ہے ولیؔ حشر میں آقا کے حضور
ارمغاں اشکِ ندامت کے سجائے رکھئے

منقبت

لب پہ روداد غم دل میں دردِ نہاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں
ہم بایں حال ہیں حاضرِ آستاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں
آپ نورِ نبیؐ آپ جانِ علیؑ
آپ حسنینؓ و زہرہؓ کی تابندگی
آپ کے نور سے جگمگایا جہاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں
شاہکارِ حیات النبیؐ آپ ہیں!
ساری خلقت میں زندہ ولی آپ ہیں
ہر نفس آپ کا کیوں نہ ہو جاوداں — اے مدارِ جہاں اے مدارِ جہاں
اپنی پلکوں سے ہیں سنگِ در چومتے
تاجور ہیں عقیدت سے جب دیکھئے
نور ہی نور ہر سمت پھیلا یہاں — اے مدارِ جہاں اے مدارِ جہاں
آپ اُنکے ہیں جو کُل کے مختار ہیں

آپ تو ہر دکھے دل کے غمخوار ہیں

ہم غریبوں کی بھر دیجئے جھولیاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

آپ کے در سے حاصل ہے نسبت مجھے

ہو نہ مجبوریوں کی شکایت مجھے

اے مرے مہرباں، اے مرے مہرباں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

حال اپنا نمائش کے قابل نہیں — آپ کی آزمائش کے قابل نہیں

ضبطِ غم کا نہ اب لیجئے امتحاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

ہر طرف سر اٹھانے لگیں سازشیں

روند ڈالیں نہ تقدیر کی گردشیں

ساری دُنیا کے غم اور دلِ ناتواں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

فتنۂ نجدیت روپ بدلے ہوئے

سُنیت کو ہے ظلمت میں گھیرے ہوئے

آپ ظلمت شکن رہبرِ انس وجاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

پھر یزیدوں نے اپنا اٹھایا ہے سر!

پھر نبی فاطمہ کے ہے پیشِ نظر

سرخئ کربلا کی نئی داستاں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

آپکی نسبتوں کی قسم اے شہا

توڑ دیں گے جفاؤں کا ہم حوصلہ

ہے ولی مطمئن آپ ہیں مہرباں — اے مدارِ جہاں، اے مدارِ جہاں

منقبت

سکونِ دل کی دُعا دم مدار بیڑا پار — ہے دردِ غم کی دوا دم مدار بیڑا پار

جو لب پہ آئی صدا دم مدار بیڑا پار — ٹلی ہر ایک بلا دم مدار بیڑا پار

یہی ہے صرف مرا نالۂ سحر گاہی — یہی ہے میری دُعا دم مدار بیڑا پار

بفیضِ سرورِ کونین باغ زہرا کا — یہاں یہ پھول کھلا دم مدار بیڑا پار

ملے گا دردِ غمِ عشقِ مصطفےٰ تجھکو — رہا جو ورد ترا دم مدار بیڑا پار

ہر ایک مرحلۂ زندگی ہوا آساں — چراغ راہ بنا دم مدار بیڑا پار

ہے ٹوٹتا آن میں آلامِ زندگی کا حصار — زباں پہ آیا ہی تھا دم مدار بیڑا پار

تمہاری خوئے بغاوت کو نجدیو ہم نے — ہے بے نقاب کیا دم مدار بیڑا پار

بہت ہے فوج یزیدی کو پیسنے کیلئے — بس ایک نعرہ مرا دم مدار بیڑا پار

منافقوں کی جفاؤں کا حوصلہ ہم نے — یہ کہہ کے توڑ دیا دم مدار بیڑا پار

ہے اس پہ خاص توجہ مدارِ عالم کی — یہ آئینہ ہے مرا دم مدار بیڑا پار

ولی کی آنکھ جو بھیگی پئے حصول طلب

بطور خاص ملا دم مدار بیڑا پار!

منقبت

ہم کو باب کرمی کھلا مل گیا — بھیک مل جائیگی بھیک مل جائیگی

مل گئے ہم کو زندہ ولی مل گئے
سیّدہ فاطمہؓ اور علیؓ مل گئے
اُٹھ گیا دستِ خیر الوریٰ اُٹھ گیا — بھیک مل جائیگی بھیک مل جائیگی

دیکھ کر بارشِ نورِ خالق یہاں
مطمئن ہے ہر اک زائرِ آستاں
ظلمتیں چھٹ گئیں مل گیا آسرا — بھیک مل جائیگی بھیک مل جائیگی

بیکسی میں کوئی بھی ہمارا نہیں
غیر کے در پہ جانا گوارا نہیں
ہے یقیں آپ کے در کے ہم ہیں گدا — بھیک مل جائیگی بھیک مل جائیگی

سُن کے بی بی نصیبہ کی فریاد کو
کہہ دیا میرے آقا نے غمگیں نہ ہو
تیرہ تقدیر کا ہو گیا فیصلہ — بھیک مل جائیگی بھیک مل جائیگی

سر میں سودائے جوشِ عقیدت لئے
در پہ آئے ہیں سب مانگنے کے لئے
دامنِ مدعا سب کا بھر جائیگا — بھیک مل جائے گی بھیک مل جائیگی

اپنی قسمت پہ نازاں نہ کیوں ہو ولی
جب غلامی مدارِ جہاں کی ملی!
ساغرِ دل بھی لبریز ہو جائیگا — بھیک مل جائے گی بھیک مل جائیگی

منقبت

دو جہاں میں اسی سے ہمارا وقار — آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

دلبرِ حیدرؓ و شاہِ کونین ہو
فاطمہؓ کے جگر جانِ حسنین ہو
پنجتن کے چمن کی ہو تازہ بہار — آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

رازِ سرِ حقیقت کے ہو رازداں
سُنتِ مصطفےٰ کے ہو تم پاسباں
محفلِ معرفت کے ہو تم تاجدار — آس تم سے ہماری ہے ہو زندہ مدار

ڈگمگائے یہاں ظلمتوں کے قدم!
جل اٹھی شمعِ دینِ خیر الامم
ہند کی سرزمیں ہو گئی جلوہ زار — آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

کیا کروں حالِ دل اپنا آقا بیاں
لاکھ طوفانِ غم اک دلِ ناتواں
ٹوٹ جائیں نہ مولیٰ سہاروں کے تار — آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

گھر گئے ہیں بلاؤں میں سرکار ہم
ہر طرف سے نمایاں ہیں آثارِ غم
مطمئن پھر بھی ہے یہ دلِ بیقرار — آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

فردِ اعمال سے دل ہے گھبرا رہا
جرم و عصیاں کی کوئی انتہا نہیں
اک تمہارا سہارا ہے روزِ شمار　　آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار
حاضرِ آستاں جتنے زوار ہیں
لو لگائے ہوئے تم سے سرکار ہیں
بس یہی ہے یہی سب کے دل کی پکار　　آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار
بندگانِ ادب میں ہے شاملِ وفیؔ
ہو عطا اسکو بھی دردِ عشقِ نبی
قلبِ بیتاب کی سن لو آقا پکار　　آس تم سے ہماری ہے زندہ مدار

ختم شد

اظہارِ تشکر

شعبۂ نشر و اشاعت الجامعۃ العربیۃ مدار العلوم خانقاہ عالیہ قدسیہ کمن پور شریف کا میں بیحد مشکور ہوں کہ جس نے میری محنتوں کو سراہا اور کثیر سرمایہ لگا کر الکوکب الدرّیہ کو طبع کرایا اور اسکی افادیت سے طالبانِ حق کو متمتع کیا۔ جامعۂ ہذا جہاں علمی و فنی خدمات انجام دیرہا ہے وہاں معاشرتی نظام کیطرف بھی نظر رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جامعہ اور اسکے اراکین اور اسکی استعانت کرنیوالوں کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور ہر طرح کی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی و آلہ و بحق سید بدیع الدین اجدادہ۔

عاجز　　فقیر محمد باقر جائسی